﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 18

جمعۃ المبارک 03/جون 2011ء

30/جمادی الثانی 1432 ہجری قمری ❁ 03/احسان 1390 ہجری شمسی

شمارہ 22

وضو نماز کی شرط ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کسی بھی بے وضو کی نماز قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ وضو کرلے''۔

(صحیح بخاری۔کتاب الوضوء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اُس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔

اس کی شہادت یہی نہیں کہ اعلیٰ ایمان کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے۔اب وقت آنے والا ہے کہ اُس کی شہادت کی حکمت نکلنے والی ہے۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی شہادت سے پڑی ہے۔اب یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا۔

''صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔اس نے دُنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزّت اور منصب اور تنعّم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔اگرچہ اس کو بہت عرصہ صحبت میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن اس تھوڑی مدت میں جو وہ یہاں رہا اس نے عظیم الشان فائدہ اٹھایا۔اُس کو قسم قسم کے لالچ دیئے گئے کہ اس کا مرتبہ و منصب بدستور قائم رہے گا مگر اس نے اس عزّت افزائی اور دنیوی مفاد کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔اُن کو ہیچ سمجھا یہاں تک کہ جان جیسی عزیز شئے کو جو انسان کو ہوتی ہے اس نے مقدم نہیں کیا۔ بلکہ دین کو مقدم کیا جس کا اس نے خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

مَیں بار بار کہتا ہوں کہ اس پاک نمونہ پر غور کرو کیونکہ اس کی شہادت یہی نہیں کہ اعلیٰ ایمان کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے جو اَور بھی ایمان کی مضبوطی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ میں 23 برس پہلے سے اس شہادت کے متعلق پیشگوئی موجود تھی۔وہاں صاف لکھا ہے۔شَاتَانِ تُذۡبَحَانِ وَ کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ ۔ کیا اُس وقت کوئی منصوبہ ہوسکتا تھا کہ 23 یا 24 سال بعد عبدالرحمٰن اور عبداللطیف افغانستان سے آئیں گے اور پھر وہ وہاں جاکر شہید ہوں گے۔وہ دل لعنتی ہے جو ایسا خیال کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اپنے وقت پر آکر یہ نشان پورا ہوگیا۔

اس سے پہلے عبدالرحمٰن جو مولوی عبداللطیف شہید کا شاگرد تھا، سابق امیر نے قتل کرایا محض اس وجہ سے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے اور یہ سلسلہ جہاد کے خلاف ہے۔اور عبدالرحمٰن جہاد کے خلاف تعلیم افغانستان میں پھیلاتا تھا۔اور اب اس امیر نے مولوی عبداللطیف کو شہید کرادیا۔ یہ عظیم الشان نشان جماعت کے لئے ہے۔اس پیشگوئی کے معنے اب مخالفوں سے پوچھو کہ کیا یہ پیشگوئی صریح الفاظ میں نہیں ہے؟ اور کیا یہ اب پوری نہیں ہوگئی ہے؟ کیونکہ انگریزوں کے ملک میں تو کوئی کسی کو بے گناہ ذبح نہیں کرتا ہے اس لئے یہاں تو اس کا وقوع نہیں ہونا تھا اور علاوہ بریں ہماری تعلیم ایسی تعلیم نہیں تھی کہ کوئی اُس کو پکڑ سکے بلکہ یہ تعلیم تو امن کے پھیلانے والی ہے۔ پھر یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوتی؟ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس نشان کو پورا کرنے کے لئے کابل کی سرزمین کو مقدر کیا ہوا تھا اور آخر 24 سال کے بعد یہ پیشگوئی ٹھیک اسی طرح پوری ہوئی جس طرح پہلے فرمایا گیا تھا۔اس سے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔عَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡئًا وَّھُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ (البقرۃ:217) یہ ایک قسم کی تسلّی ہے۔یعنی جب ایسا معاملہ ہو تو غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو تم پسند کرتے ہو اور وہ اچھی نہیں ہوتی ہیں اور بہت سی ایسی ہوتی ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ درحقیقت تمہارے لئے مفید ہوتی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ارشاد بالکل سچ ہے اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وقت آنے والا ہے کہ اس کی شہادت کی حکمت نکلنے والی ہے۔اور مَیں نے سنا ہے کہ اس وقت چودہ آدمی قید کئے گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عبداللطیف کو ناحق شہید کرایا گیا ہے اور یہ ظلم ہوا ہے، وہ حق پر تھا۔اس پر امیر نے ان آدمیوں کو قید کر دیا ہے اور ان کے وارثوں کو کہا ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں کہ ایسے خیالات سے وہ باز آجائیں۔مگر وہ موت کو پسند کرتے ہیں اور اس یقینی بات کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے۔اگر عبداللطیف شہید نہ ہوا ہوتا تو یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا اور یہ رعب کس طرح پر پڑتا۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے کسی بڑی چیز کا ارادہ کیا ہے اور اس کی بنیاد عبداللطیف کی شہادت سے پڑی ہے۔اگر مولوی عبداللطیف زندہ رہتے تو دس بیس برس تک زندہ رہتے۔آخر موت آجاتی اور موت آنی ہے اس سے تو آدمی بچ نہیں سکتا۔مگر یہ موت، موت نہیں، یہ زندگی ہے اور اس سے مفید نتیجے پیدا ہونے والے ہیں اور یہ مبارک بات ہے۔دشمن بھی اگر خبیث نہ ہو تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی کو پڑھ کر اور اس کے اس طرح پر پوری ہونے کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر مفتری ہے اور رات کو جھوٹا الہام بنا کر سُنا دیتا ہے تو یہ اثر استقامت کیوں ہو اور 23 یا 24 سال کے بعد ایک بات جو بطور پیشگوئی شائع کی تھی کیوں پوری ہوجاتی ہے؟

اس قدر عرصہ دراز تک تو انسان کو اپنی زندگی کی بھی امید نہیں ہوسکتی اور پھر اس کے ماننے والوں میں اس قدر استقامت اور قوت ہے کہ بیوی بچوں تک کی پروا نہیں کرتا۔مال اور جان کا خیال تک بھی نہیں کرتا۔ایمان جیسی دولت پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوجاتا ہے۔ایک اہل بصیرت اس سے نتیجہ نکالنے میں غلطی نہیں کرے گا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کے منشاء ہی کے ماتحت ہے۔ایک سلسلہ جو خود اس نے قائم کیا ہے اور آپ جس نے ایک نشان دیا ہے اُس نے وہ قوت اور استقامت اس شہید کو عطا کی تاکہ اس کی شہادت اس سلسلہ کی سچائی پر زبردست دلیل اور گواہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے۔اب یہ نشان ہزاروں لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ چاہے تو اس کے آثار ابھی سے نظر آنے لگے ہیں۔اَلۡاِسۡتِقَامَۃُ فَوۡقَ الۡکَرَامَۃِ مشہور بات ہے۔عبداللطیف کے اس استقلال اور استقامت سے بہت بڑا فائدہ ان لوگوں کو ہوگا جو اس واقعہ پر غور کریں گے۔چونکہ یہ موت بہت سی زندگیوں کا موجب ہونے والی ہے اس لئے یہ ایسی موت ہے کہ ہزاروں زندگیاں اس پر قربان ہیں۔پھر اس پیشگوئی میں کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ جو فرمایا ہے یہ دشمنوں کے لئے ہے کہ تمہیں بھی کبھی مرنا ہی ہے۔موت تو کسی کو نہیں چھوڑے گی۔پھر عبداللطیف کی موت پر جو موت نہیں بلکہ زندگی ہے تم کیوں خوش ہوتے ہو۔آخر تمہیں بھی مرنا ہے۔عبداللطیف کی موت تو بہتوں کی زندگی کا باعث ہوگی مگر تمہاری جان اکارت جائے گی اور کسی ٹھکانے نہ لگے گی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 511تا514. جدید ایڈیشن)

مسئلہ ناسخ ومنسوخ

سے متعلق ایک استفسار کے جواب میں

(حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ) کا ایک نہایت ہی پُرمغز، جامع اور بصیرت افروز مکتوب)

[حکیم الاُمّت حضرت الحاج مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دوست مسمّی نجم الدین نے قرآن مجید میں نسخ سے متعلق کچھ سوالات لکھے جس کے جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے خط کی صورت میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ آپ کا یہ خط 1880ء کا تحریر فرمودہ ہے۔ ردّ نسخ فی القرآن پر آپ رضی اللہ عنہ کا یہ مکتوب علم و معرفت کا ایک خزانہ ہے۔ افادۂ احباب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا یہ مکتوب گرامی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔]

(مدیر)

"جواب خط متضمن مسئلہ ناسخ ومنسوخ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمُدُہٗ وَنُصَلِّیۡ

العائذ باللہ ابواُسامہ اپنے عزیز نجم الدین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد لکھتا ہے تمہارے تاکیدی خط بدریافت مسئلہ نسخ مکرر پہونچے۔ میرا منشاء تھا کہ اس مسئلہ میں مفصل رسالہ لکھوں اِلّا فی الحال کئی موانع درپیش ہیں۔ آپ چند روز اور انتظار فرمائیے۔ اگر زندگی باقی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ تفصیل آپ کی نگاہ سے گزرے گی۔ اس وقت خط میں ضروری باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مجھے حق سبحانہٗ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ میری یہ چند باتیں آپ کو اور ناظرین اور سامعین کو بھی مفید ہوں گی۔

فَاِنِّیۡ مَقَامِ النُّصۡحِ وَلِمَ لَا اَکُوۡن وَالدِّیۡنُ النُّصۡحُ، وَاِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاُمۡرِءٍ مَا نَوٰی۔ میرے دل میں جوش زن ہے جہاں تک آپ سے ہو سکے یہ خط احباب کو دکھلائیے۔ کیونکہ لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَایُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ میرے عزیز اب میں اس مضمون کو چند فقروں میں بیان کرتا ہوں۔

فقرہ اول: نسخ کے معنے۔ نسخ لغت میں ایک چیز کے باطل کر دینے اور دور کر دینے اور اس کے بدلہ اور چیز کو رکھ دینے کے ہیں۔ اور نقل اور تحویل اور تغییر کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ قاموس میں لکھا ہے: نَسَخَہٗ کَمَنَعَہٗ اَزَالَہٗ وَغَیَّرَہٗ وَاَبۡطَلَہٗ وَاَقَامَ شَیۡئًا مَّقَامَہٗ۔ وَالشَّیۡءَ نَسَخَہٗ وَالۡکِتَابَ کَتَبَہٗ۔ (قاموس)

اَلنَّسۡخُ اِبۡطَالُ شَیۡءٍ وَّاِقَامَۃُ غَیۡرِہٖ مَقَامَہٗ نَسَخَتِ الشَّمۡسُ الظِّلَّ وَھُوَ مَعۡنٰی مَانَنۡسَخۡ۔

(مجمع البحار)

وَالنَّسۡخُ اَلنَّقۡلُ کَنَقۡلِ کِتَابٍ مِنۡ آخَرَ وَالثَّانِیۡ اَلۡاِبۡطَالُ وَالۡاِزَالَۃُ وَھُوَالۡمَقۡصُوۡدُ ھٰھُنَا (ابوسعود)

اَلنَّسۡخُ فِی اللُّغَۃِ اَلۡاِبۡطَالُ وَالۡاِزَالَۃُ وَیُرَادُ بِہِ النَّقۡلُ وَالتَّحۡوِیۡلُ وَالۡاَکۡثَرُ عَلٰی اَنَّہٗ حَقِیۡقَۃٌ فِی الۡاِزَالَۃِ مَجَازٌ فِی النَّقۡلِ۔ (حصول)

اَلنَّسۡخُ الۡاَوَّلُ وَالنَّقۡلُ وَالتَّحۡوِیۡلُ وَالثَّانِیۡ اَلرَّفۡعُ وَالۡاِزَالَۃُ۔ (مظہری)

فقرہ دوم: فقرہ اول میں معلوم ہو چکا کہ نسخ کے معنے ابطال اور تغیر اور نقل کے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آیۃ مَانَنۡسَخۡ میں ابطال کے ہی معنے مطلوب ہیں جیسے ابوسعود۔ مجمع البحار...... سے ظاہر ہے۔ اور علاوہ بریں جب ہم ناسخ اور منسوخ کا ذکر کرتے ہیں تو نقل والے معنے ضرور نہیں لئے جاتے۔ کیونکہ اس صورت میں سارا قرآن منسوخ ہے اور تغیر کے معنے بھی مراد نہیں کیونکہ مطلق کی تقید اور عام کی تخصیص اور ایزاد شروط اور اوصاف کو اگر نسخ کہیں تو قرآن کی منسوخ آئتیں سینکڑوں کیا ہزاروں ہو جاتی ہیں۔ تخصیص اور نسخ اور تقید اور نسخ کا تفرقہ ثابت ہے۔ وَنُثۡبِّتُ اِنۡشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ یاد رکھو کہ ابطال ہی کے معنے میں نسخ کا لفظ قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔ وَالۡقُرۡاٰنُ یُفَسِّرُ بَعۡضُہٗ بَعۡضًا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اِلَّااِذَا تَمَنّٰی اَلۡقَی الشَّیۡطَانُ فِیۡ اُمۡنِیَّتِہٖ فَیَنۡسَخُ اللّٰہُ مَا یُلۡقِی الشَّیۡطَانُ الخ اَیۡ یُزِیۡلُہٗ وَیُبۡطِلُہٗ۔ اور یاد رکھو کہ نسخ کے حقیقی معنے ابطال اور ازالہ کے ہیں۔ حقیقی معنے کو بدوں ضرورت چھوڑنا مناسب نہیں اور ان معنے کے لحاظ سے قرآن میں کوئی آیت منسوخ موجود نہیں ہے۔ یاد رہے کہ میں مطلق نسخ کے وقوع کا منکر نہیں ہوں۔

فقرہ سوم: جن آیات کو لوگوں نے منسوخ مانا ہے ان کے معنے کرنے میں نسخ کے ماننے والوں نے ابطال کے معنے میں ضرور تساہل کیا ہے۔ مجھے ایک زمانہ میں اس مسئلہ کی جستجو تھی اس وقت ایک رسالہ ایسا ملا جس میں پانچ سو آیۃ سے زیادہ منسوخہ آیات کا بیان تھا۔ میں اسے سوچتا اور مصنف کی لاپروائی پر تعجب کرتا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد سیوطی کی اتقان دیکھی۔ تو ایسی خوشی ہوئی جیسے بادشاہ کو ملک لینے کی۔ یا عالم کو عمدہ کتاب ملنے کی یا قوم کے خیرخواہ کو کامیابی کی ہوتی ہے۔ مجھ کو امام سیوطی کی ذکر کردہ آیات میں بھی تردد تھا۔ اِلّا چھوٹا منہ بڑی بات پر خیال کر کے خاموش رہا۔ پھر چند دنوں بعد فوزالکبیر فی اصول التفسیر راحت بخش دل مضطر ہوئی۔ اس میں مصنف علّامہ نے صرف پانچ آئتیں منسوخ مانی ہیں۔ میں نے ان پانچ مقام کی تحقیق تفاسیر سے کی تو اُن پانچ مقامات کا منسوخ ماننا نفس الامر کے مطابق نہ پایا۔

فقرہ چہارم: عزیز من ایمان اور انصاف کا مقتضٰی ہے اگر ہم دو احکام شرعیہ کو متعارض دیکھیں تو بحکم لَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا کے ہم ضرور یقین کریں کہ یہ تعارض ہمارے فہم کی غلطی ہے۔ اگر تطبیق دو آیتوں یا حدیثوں کی ہمیں نہیں آئی تو اللہ کے ہزاروں ایسے بندے ہوں گے جو تطبیق دے سکتے ہوں گے۔ ہم بڑے نادان ہیں اگر اپنی کمزوریوں کو نہیں سمجھتے۔ بڑی غلطی پر ہیں اگر اس فیض الٰہی کے منتظر نہ رہیں جس کے ذریعہ تطبیق حاصل ہو۔ بڑی ناامیدی ہے اگر قبض کی حالت میں بسط کا انتظار نہ ہو۔ صاف دھوکہ ہے اگر فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ ہمیں بھول جائے۔

فقرہ پنجم: فوزالکبیر میں لکھا ہے شیخ جلال الدین سیوطی درکتاب اتقان بعدازاں کہ ازبعض علماء آنچہ مذکور شد بہ بسط لائق تقریر نمود آنچہ برائے متاخرین منسوخ است بروفق ابن العربی محرر کردہ قریب بست آیت شمردہ۔ فقیر را در اکثر آں بست آیت نظر است فَلۡنُوۡرِدُ کَلَامَہٗ مَعَ التَّعَقُّبِ۔ فَمِنَ الۡبَقَرَۃِ کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَاحَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ خَیۡرَا الۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ اَلۡاٰیَۃ مَنۡسُوۡخَۃٌ قِیۡلَ بِاٰیَتِ مَوَارِیۡثَ وَقِیۡلَ لِحَدِیۡث لَاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ وَقِیۡلَ بِالۡاِجۡمَاعِ حَکَاہُ ابۡنُ الۡعَرَبِیُّ۔

اس پر مولف علامہ کہتا ہے کہ یہ آیۃ ...... آیۃ یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ سے منسوخ ہے اور لَاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ کی حدیث اس نسخ کو ظاہر کرتی ہے۔

فقیر کہتا ہے یہ آیت منسوخ نہیں۔ کیونکہ کُتِبَ کے معنے ہیں لکھی گئی تم پر جب آجاوے ایک کو تم میں سے موت اگر چھوڑے مال الوصیت ماں باپ اور نزدیکیوں کے لئے۔ اور ظاہر ہے کہ جب موت حاضر ہوگئی تو آدمی مرگیا۔ اِنۡ تَرَکَ کا لفظ وجود موت پر قرینہ ہے۔ اس آیت شریفہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مال چھوڑ مرے تو اسکے حق میں کوئی وصیت لکھی گئی ہے۔ جب ہم نے قرآن کریم میں جستجو کی تو اس میں پایا یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ...... معلوم ہوا کہ والدین اور رشتہ داروں کے حق میں یہ وصیت الٰہیہ لکھی ہوئی ہے وَالۡقُرۡاٰنُ یُفَسِّرُ بَعۡضُہٗ بَعۡضًا اور اسی وصیت پر عمل کا کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ والی آیت میں حکم ہے۔ پس یہ آیت کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اور آیت یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ آپس میں متعارض نہ ہوئیں بلکہ ایک دسرے کی ممدّ ٹھہریں اور لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ والی حدیث بھی معارض نہ رہی کیونکہ بلحاظ حدیث یہ حکم ہے کہ یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ میں وارثوں کے حقوق مقرر ہو چکے ہیں اور شارع نے ان کے حصص بیان کر دیئے ہیں۔ اب وارث کے لئے وصیت نہیں رہی۔ ہاں وارثوں کے سوا اور لوگوں کے حق میں وصیت ہو تو ممنوع نہیں۔ آگے کی آیت میں حکم ہے جس نے بدلا وصیت کو سننے کے بعد ضرور اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہوا اور اللہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (کیوں نہ ہو خدائی وصیت کا بدلنا مسلمان کا کام نہیں۔) اور آیت فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا کا ترجمہ ہے جس کو ڈر ہو کہ کسی موصی نے کجی کی یا گناہ کیا پس اس نے سنوار دیا تو اسے گناہ نہیں تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ظاہر ہے جس موصی نے خدائی وصیت کے خلاف کیا اس نے بیشک کجی کی۔ اس کے سنوارنے والے کو کوئی گناہ نہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ موصی سے وہ وصیت والا مراد ہو جس نے ثلث سے زیادہ وصیت کی یا ثلث میں یا ثلث کے اندر کسی برے کام پر اور بری طرز پر روپیہ لگا دینے کی وصیت کی۔ اور آیات یُوۡصِیۡکُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ بدون تقید مذکور ہے اس لئے یہاں بتا دیا کہ کجی اور بدی کی سنوار معاف ہے۔ اس سنوارنے پر کوئی جرم نہیں اگر اس نے اس موصی کی وصیت میں اصلاح کی۔ اور اس میں ایماء ہے کہ اصلاح کے وقت غلطی بھی ہو جاتی ہے اِلّا ان کی معاف ہے۔

دوسری وجہ آیت کے منسوخ نہ ہونے کی اَلۡوَالِدَیۡن اور اَلۡاَقۡرَبِیۡن یہاں معرف باللّام ہیں۔ پس کہتے ہیں کہ یہاں خاص والدین اور اقارب کا ذکر ہے اور چونکہ آیت یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہ میں اکثر وارثوں کے حق بیان ہو چکے ہیں اور حدیث لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ میں وارثین کے حق میں وصیت کرنے کی ممانعت آ چکی ہے اس لئے اَلۡوَالِدَیۡن اور اَلۡاَقۡرَبِیۡن سے وہ ماں باپ اور رشتہ دار مراد ہیں جو وارث نہیں۔ مثلاً کسی شخص کے ماں باپ غلام ہوں یا مورث کے قاتل ہوں یا کافر ہوں اور ایسے وہ اقارب ہوں جو محروم الارث ہوں۔ پس آیت مخصوص البعض ہے۔ اگر یہ تردد ہو کہ یہ وصیت اکثر اہل اسلام میں فرض نہیں اور یہاں کُتِبَ کا لفظ فرضیت ظاہر کرتا ہے تو اس کا ازالہ یہ ہے کہ اول تو بالمعروف کا لفظ ندب کے لئے ہے۔ دوم ابن عباس، حسن بصری، مسروق، طاؤس، مسلم بن یسار، علا بن زیاد کے نزدیک اس وصیت کا وجوب ثابت ہے اور پہلے معنے ہی کافی مان لو۔

دوسری آیت وَ عَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ۔ قِیۡلَ مَنۡسُوۡخَۃٌ بِقَوۡلِہٖ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ وَ قِیۡلَ مُحۡکَمَۃٌ وَلَا مُقَدَّرَۃٌ قُلۡتُ (وَلِیُّ اللّٰہِ) عِنۡدِیۡ وَجۡہٌ اٰخَرُ وَ ھُوَ اِنَّ الۡمَعۡنٰی وَ عَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ الطَّعَامُ فِدۡیَۃٌ ھِیَ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ فَاضۡمُرَّ قَبۡلَ الذِّکۡرِ لِاَنَّہٗ مُتَقَدِّمَۃٌ رُتۡبَتُہٗ وَ ذُکِرَ الضَّمِیۡرُ لِاَنَّ الۡمُرَادَ مِنَ الۡفِدۡیَۃِ ھُوَ الطَّعَامُ وَ الۡمُرَادُ مِنۡہُ صَدَقَۃُ الۡفِطۡرِ۔

عَقَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی الۡاُمَّ بِالصِّیَامِ فِیۡ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃِ بِصَدَقَۃِ الۡفِطۡرِ کَمَا عَقَبَ الۡاٰیَۃَ الثَّانِیَۃَ بِتَکۡبِیۡرَاتِ الۡعِیۡدِ۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ کسی نے کہا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے آیت فَمَنۡ شَھِدَ کے ساتھ۔ اور کسی نے کہا منسوخ نہیں اور لَا مقدر ہے۔ یاد رہے کبیر میں لکھا ہے (اَلۡوُسۡعُ اِسۡمٌ لِّمَنۡ کَانَ قَادِراً عَلَی الشَّیۡءِ عَلٰی وَجۡھِہِ السُّھُوۡلَۃِ۔ وَ الطَّاقَۃُ فَھُوَ اِسۡمٌ لِّمَنۡ کَانَ قَادِرًا عَلَی الشَّیۡءِ مَعَ الشِّدَّۃِ وَالۡمَشَقَّۃِ) پس لَا کا مقدر کہنا نہ پڑا۔ یا اس کے معنے ہیں جو لوگ طعام دینے کی طاقت رکھتے ہیں فطرانہ میں ایک مسکین کا کھانا دے دیں۔

فقیر کہتا ہے۔ لَا مقدر کرنے کی حاجت اس لئے بھی نہیں کہ باب افعال کا ہمزہ سلب کے واسطے بھی آتا ہے۔ دیکھو مفلس کے معنے فلوس والا نہیں بلکہ یہ ہیں جس کے پاس فلوس نہ ہو۔ پس یہاں یُطِیۡقُوۡنَ۔ (الخ) کے معنے ہوئے جس میں طاقت نہ ہو روزہ کی وہ روزہ کے بدلے کھانا کھلاوے۔ جیسے بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت۔ اور اس آیت کا منسوخ نہ ہونا روایت کیا ہے۔ بخاری نے عباس سے اور حافظ ابونصر بن مردویہ نے عطاء سے۔

تیسری آیت۔ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ (الخ) مَنۡسُوۡخٌ بِقَوۡلِہٖ تَعَالٰی۔ اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِکُمۡ۔ اور دلیل میں لکھا ہے کہ موافقت کا مقتضٰی تھا کہ اہل کتاب کی طرح عورت سے صحبت کرنا اور کھانا نیند کے بعد حرام ہوتا۔ فوزالکبیر والے فرماتے ہیں یہ تشبیہ نفس وجوب میں ہے۔ پس آیت منسوخ نہ ہوئی۔ اور سچ ہے تشبیہ میں کل وجوہ کی مساوات نہیں ہوا کرتی۔ نیز وہ حکم قرآن میں موجود نہیں۔

چوتھی آیت۔ یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الشَّھۡرِ الۡحَرَامِ قِتَالٍ فِیۡہِ الخ منسوخ ہے قَاتِلُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ کَافَّۃً کے ساتھ۔ فوزالکبیر میں ہے یہ آیت تحریم قتال پر دلالت نہیں کرتی بلکہ یہ آیت تو قتال کے مجوز ہے۔ البتہ یہ آیت علّت کو تسلیم کر کے مانع کا اظہار کرتی ہے۔ پس یہ معنے ہوئے کہ اَشۡھُر حُرُم میں قتال بڑی سخت بات ہے لیکن فتنہ اس سے بھی برا ہے پس فتنہ کے مقابلہ میں قتال بُرا نہ ہوگا۔

پانچویں آیت۔ وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ اِلٰی قَوۡلِہٖ مَتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ الخ مَنۡسُوۡخَۃٌ بِاٰیَۃِ اَرۡبَعِ اَشۡھُرٍ وَّ عَشۡرًا وَ الۡوَصِیَّۃُ مَنۡسُوۡخَۃٌ بِالۡمِیۡرَاثِ وَ السُّکۡنٰی بَاقِیَۃٌ عِنۡدَ قَوۡمٍ۔ مَنۡسُوۡخَۃٌ عِنۡدَ اٰخَرِیۡنَ۔ فوزالکبیر میں ہے کہ جمہور مفسرین اسے منسوخ کہتے ہیں۔ پھر کہا وَ یُمۡکِنُ اَنۡ یُّقَالَ یَسۡتَحِبُّ اَوۡ یَجُوۡزُ لِلۡمَیِّتِ اَلۡوَصِیَّۃُ وَ لَا یَجِبُ عَلَی الۡمَرۡأَۃِ اَنۡ تَسۡکُنَ فِیۡ وَصِیَّۃٍ وَ عَلَیۡہِ ابۡنُ عَبَّاسٍ وَ ھٰذَا التَّوۡجِیۡہُ ظَاھِرٌ مِّنَ الۡاٰیَۃِ۔ میں کہتا ہوں کہ اس ظہور میں کچھ کلام نہیں۔ مجاہد اور عطا سے مروی ہے کہ آیت منسوخ نہیں اور حسب اس وصیت کے سال بھر کامل اگر عورت اپنے شوہر کے گھر میں رہنا چاہے ان کو منع کرنا درست نہیں۔ اور اگر چار مہینے دس دن کے بعد یا وضع حمل کے بعد نکلنا چاہے اور دوسری جگہ چلی جاوے تو مختار ہے۔ اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر147

مکرم معروف صابر السید صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے معروف صابر صاحب آف مصر کی زبانی ان کے قبول احمدیت تک کی دلچسپ داستان نقل کی ہے۔ ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں ان کے سفر کا باقی حال ان کی زبانی بیان کیا جائے گا۔

ہدایت دینا خدا کا کام ہے

مکرم معروف صابر السید صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میری اور میری اہلیہ کی بیعت کے بعد میرے تین بیٹوں اور چاروں بیٹیوں نے بیعت فارم پُر کر دیئے جبکہ دو بیٹوں (عبدالرحمٰن اور محمد) نے کہا کہ ہم اپنی تحقیق اور دعا کرنے کے بعد کچھ فیصلہ کریں گے۔

اسی دوران میرا ایک پرانا جاننے والا سلفی مولوی کسی کام کی غرض سے میرے گھر آیا اور ایم ٹی اے العربیہ چلتا دیکھ کر مجھے تنبیہ کرنے لگا کہ یہ شیعوں کا چینل ہے اور اسے دیکھنا مناسب نہیں ہے۔مَیں نے جب ایم ٹی اے کی تعریف کی تو اس نے پوچھا کہ کیا تم بھی ان چینل والوں میں سے ہو؟مَیں نے کہا جی ہاں الحمدللہ مجھے اس جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔اس پر اس نے بڑے متکبرانہ انداز میں کہا کہ اچھا پھر مَیں کل تمہارے ساتھ بحث کے لئے حاضر ہوں گا اور اس جماعت کا غلطی پر ہونا ثابت کر کے دکھاؤں گا۔اگلے دن وہ وقت مقررہ پر آیا تو وفات مسیح کے مسئلہ سے بات کا آغاز ہوا۔اس کا اصرار تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ آسمان پر موجود ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْه‘‘۔مَیں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی معین مقام اور جگہ ہے؟اس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اس پر حدیثِ جاریہ ہی کافی دلیل ہے۔مَیں نے کہا کہ تم نے یہ نیا مفہوم کہاں سے گھڑ لیا ہے۔تو اس نے جواب دیا کہ علماء یہی کہتے ہیں۔

{ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حدیث جاریہ اور اس سے متعلقہ مسئلہ کی بھی وضاحت کر دی جائے۔

یہ حدیث مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ میں بھی آئی ہے اور حدیث کی دیگر کئی کتب میں بھی موجود ہے۔اس حدیث کا نفس مضمون یہ ہے کہ حضرت معاویہ بن الحکم السُّلَمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک حبشی لڑکی ان کی غلام تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ایک دن ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا تو انہوں نے غصے میں آ کر اس غلام لڑکی کو ایک تھپڑ مار دیا۔بعد میں احساس ندامت دامنگیر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے عرض کیا کہ مَیں اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔آپؐ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔جب وہ آئی تو آپؐ نے اس سے کہا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں۔آپؐ نے اپنی طرف اشارہ فرما کے پوچھا کہ مَیں کون ہوں؟ تو اس نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔اس پر آپ نے معاویہ بن الحکم کو فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ تو مومنہ ہے۔

اس حدیث کی بنا پر سلفی وہابی فرقہ کی اکثریت کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور چونکہ اسے زمین کی ہر چیز کا بھی علم ہے اس لئے زمین پر اس کی موجودگی اس کے علم کی بنا پر ہے جبکہ اس کی ذات آسمان میں ہے۔یہ لوگ اپنے اس عقیدہ پر یہ آیت قرآنی بھی پیش کرتے ہیں:ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ (الملک: 17) یعنی کیا تم اُس سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ان کے بقول اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف آسمان میں ہے۔چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے کہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (النساء: 159) تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ انہیں آسمان پر لے گیا ہے کیونکہ اِلَيْهِ کا مطلب ہے اپنی طرف۔لہذا عیسیٰ علیہ السلام خدا کے پاس آسمان میں ہیں۔

روایت پر تبصرہ اور ردّ

حدیثِ مذکور کے آخر پر ’’اس کو آزاد کر دو یہ تو مومنہ ہے۔‘‘ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات ہے جو اس غلام لڑکی کے مومنہ یا غیر مومنہ ہونے سے متعلق ہے۔ اس کا بیان مسند احمد بن حنبل کی ایک روایت میں ہے کہ یہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک مومن غلام کی گردن کا آزاد کرنا ہے آپ اس غلام لڑکی کے بارہ میں میری راہنمائی فرما دیں کہ اگر یہ مومنہ ہے تو مَیں اسے ہی آزاد کر دوں۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔جب وہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ یعنی کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اسے نے کہا: جی ہاں۔پھر دریافت فرمایا کہ:اَتَشْهَدِيْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ یعنی کیا تم یہ گواہی دیتی ہو کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔اور اس کے جواب کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔

اب چونکہ اسلام تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے ہی ثابت ہوتا ہے، نہ کہ یہ کہنے سے کہ اللہ آسمان میں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔اس لئے ثابت ہوا کہ اس دوسری روایت کے الفاظ زیادہ واضح اور معتبر ہیں۔اور پہلی حدیث اور اس جیسی دیگر روایات کو اس کے تابع رکھ کر معنی کرنا چاہئے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ تو حدود زمان ومکان سے ماوراء ہے۔وہ آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے بھی ہر چیز پر حاوی اور ہر جگہ موجود تھا پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ آسمان کی پیدائش کے بعد اس کی ذات صرف آسمانوں تک ہی محدود ہو کر رہ گئی۔

ان کے اخذ کردہ معانی نہ صرف اسی حدیث کی دیگر مستند روایات سے ٹکراتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے بھی متصادم ہیں۔چنانچہ اگر ان کی یہ بات مان لی جائے تو پھر دیگر آیات کا کیا مطلب ہوگا جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ (الزخرف:85)۔یعنی اللہ وہ ذات ہے جو آسمان میں بھی اِلٰهٌ ہے اور زمین میں بھی اِلٰهٌ ہے۔

پھر ایک آیت کریمہ میں ہے کہ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرۃ:116)۔یعنی پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔

نیز آیت کریمہ ہے کہ:وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (البقرۃ:256): یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی زمین اور آسمان کو اپنی وسعت میں سمیٹے ہوئے ہے۔پھر کیونکر مراد لیا جا سکتا ہے کہ وہ صرف آسمان میں ہے۔

مذکورہ روایت کے ساتھ آیت قرآنی سے اخذ کردہ مفہوم قرآن کریم میں اختلاف ثابت کرنے والا ہے،یعنی یہ کہ کہیں قرآن کہتا ہے اللہ ہر جگہ ہے حتی کہ تمہاری رگ جان سے بھی قریب تر ہے اور کہیں کہتا ہے صرف آسمان میں ہے۔اور یہی وہ بات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سامنے بطور دلیل پیش فرمایا ہے کہ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء: 83) یعنی اگر یہ قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں اختلافِ کثیر پاتے۔یوں اس مفہوم کی وجہ سے قرآن کریم کی حقانیت پر بھی حرف آتا ہے۔

یہ قول یعنی ’’ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے‘‘ آج بھی کہا جاتا ہے اور اس کے مشابہ کئی اور اقوال مشہور ہیں جیسے ’’اوپر والا‘‘، ’نیلی چھت والا‘ وغیرہ۔لیکن ان اقوال سے کہنے والے کی مراد خدا تعالیٰ کی عظمت اور علوّ کا بیان ہوتا ہے نہ کہ جہت اور مکان مراد ہوتا ہے۔اس لحاظ سے بھی مذکورہ استدلال قائم نہیں رہتا۔

اصل بات یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ حدیث قرآن کی خادم ہے اس کو قرآن کے تابع کر کے معنی کرنا چاہئے ۔ نیز قرآن کے بعض حصے بعض کی تفسیر بیان کرتے ہیں اس لئے ایک مضمون کی تمام آیات کو سامنے رکھنے کے بعد ہی کوئی مفہوم اخذ کرنا چاہئے ۔مثلاً اگر دس آیات میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہو کہ وہ زمین وآسمان دونوں میں موجود ہے، اور کہیں یہ مذکور ہو کہ وہ آسمان میں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ اب زمین میں نہیں رہا۔ بلکہ کسی حکمت کی بناء پر ایک حصہ پر زور دیا جا رہا ہے اور کسی خاص معنی کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں اس زمانے کے حکم وعدل نے اس کے بارہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اَور بھی ہے۔اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20صفحہ 310)

اس وضاحت کے بعد ہم دوبارہ مکرم معروف صابر صاحب کی طرف لوٹتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان کی اس سلفی مولوی کے ساتھ بحث کا کیا نتیجہ نکلا۔

مکرم معروف صابر السید صاحب لکھتے ہیں کہ:

ہماری بحث شدت اختیار کر گئی اور مسیح کو چھوڑ کر مہدی کے بارہ میں بات ہونے لگی۔اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔اس پر میں نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کے حوالے سے مہدی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کا ذکر کیا تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی اور باوجود میرے دلائل کے اپنی جہالت پر قائم رہا۔

آخر پر مَیں نے اسے کہا کہ میرا ایک مشورہ ہے کہ آپ دل سے نفرت نکال کر بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں استخارہ کریں اور ان کے صدق یا کذب کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کریں۔ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور راہنمائی فرما دے گا۔اس نے کہا تمہارے امام مہدی کے لئے میری نفرت بلا حد وحساب ہے اس لئے تمہاری تجویز کی بجائے مَیں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر تم حق پر ہوئے تو تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی۔لہذا ہم دونوں ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرتے ہیں اور پھر نتیجہ سب کو معلوم ہو جائے گا۔مَیں نے کہا کہ دینی امور کو سمجھنے کا یہ طریق درست نہیں ہے لیکن وہ اپنے مؤقف پر قائم رہا۔چونکہ یہ شخص میرے سامنے بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت اور آپ کی شان میں بدگوئی کا مرتکب ہوا تھا لہٰذا مَیں نے اس کے جانے کے فوراً بعد وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے خدا تیرے مُرسل کے بارہ میں اس بدبخت نے بدزبانی کی ہے۔اب تو خود ہی اس کا جواب دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا کوئی نشان دکھا دے۔

مومنانہ اخلاق

اگلے دن مَیں نے ایک احمدی دوست کو فون کیا اور اسے اس متشدد سلفی مولوی کے ساتھ اپنی گفتگو کے بارہ میں بتایا۔نیز یہ بھی بتایا کہ بالآخر ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنے پر ہماری بات ختم ہوئی ہے۔یہ سنتے ہی اس احمدی دوست نے کہا کہ یہ بددعائیں کرنے والا کام آپ اُسے ہی کرنے دیں، ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سکھایا ہے کہ ہم ان کی ہدایت کے لئے دعا کریں، لہٰذا آپ ان کی ہدایت کے لئے ہی دعا کریں۔ یہ جواب سن کر میرے دل سے آواز آئی کہ یہی تو مومنانہ اخلاق ہیں اور یہی حقیقی اسلام ہے جسے مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ اپنی اصل شکل میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔

زہر میں تریاق

اس متشدد سلفی مولوی کے ساتھ میری یہ گفتگو میرے گھر پر ہوئی تھی اور میرے بچے بھی سب کچھ دیکھ

اورسن رہے تھے۔اس کے طرزِ فکر اور ہٹ دھرمی کو ان سب نے محسوس کیا اور اس کی شخصیت کے بارہ میں ان کے ذہنوں میں کئی سوال پیدا ہوگئے۔مَیں نے دیکھا کہ اس گفتگو کے بعد میرے ان دو بیٹوں کے خیالات کافی حد تک بدل چکے ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ ہم سوچنے سمجھنے کے بعد بیعت کا فیصلہ کریں گے۔ابھی چند دن ہی بیتے تھے کہ میرے بیٹے عبدالرحمٰن نے ایک عجیب اور بڑا واضح رؤیا دیکھا۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک گاڑی میں سوار ہوا جس میں کئی اور لوگ بھی سوار تھے اتنے میں یہی متشدد سلفی مولوی بھی گاڑی میں سوار ہوا اور ایک سیٹ پر بیٹھ کر کہنے لگا: اے اللہ مجھے ضآلّین یعنی گمراہ ہونے والوں میں سے بنادے۔اس پر عبدالرحمٰن نے کہا کہ مولوی صاحب نے غلطی کی ہے۔یہ سنتے ہی مولوی نے کہا: اے اللہ مجھے مُضِلّیْن یعنی گمراہ کرنے والوں میں سے بنادے۔اور اسی پر ہی اس کا رؤیا ختم ہوگیا۔

رؤیا کا مفہوم تو واضح تھا کہ یہ مولوی حضرات خود بھی درست راہ پر نہیں ہیں اور دوسروں کو بھی صحیح راستے سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لہذا صبح اٹھتے ہی عبدالرحمٰن نے مجھ سے بیعت فارم لے کر پُر کردیا۔اسی طرح دوسرے بیٹے محمد نے بھی ایک رؤیا میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مصر میں دیکھا اور اس کو بھی انشراح صدر ہوگیا۔ یوں میرا پورا گھر احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

میرے علم میں نہ تھا کہ مذکورہ سلفی مولوی بعض خفیہ اداروں کے لئے بھی کام کرتا ہے۔اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب مجھے بعض ایجنسیوں کی طرف سے بلا کر تفتیش کی گئی اور دو دن جیل میں رکھا گیا۔نیز میرا کمپیوٹر وغیرہ بھی لے کر چیک کیا گیا۔لیکن بفضلہٖ تعالیٰ تیسرے دن مجھے آفیسر نے یہ کہا کہ یا تو تم یہ جماعت چھوڑ دو یا اس کی طرف بلانا چھوڑ دو ورنہ مَیں تمہیں جیل سے نہیں بچاسکوں گا۔مَیں نے جواب دیا مَیں جسے حقیقی اسلام سمجھتا ہوں اسے کس طرح چھوڑ سکتا ہوں۔ بہر حال اس واقعہ پر ایک سال گزرنے کے بعد ایک دن یونہی بیٹھے بیٹھے مجھے اس مولوی سے ہونے والی گفتگو کا خیال آ گیا اس کے ایک ہفتہ بعد ہی میرے بیٹے عبدالرحمٰن نے آ کر بتایا کہ مولوی موصوف کو دس دن کی جیل کاٹنی پڑی ہے۔میرے پوچھنے پر اس نے پورا واقعہ یوں بتایا کہ جامعۃ الأزہر کے تحت کام کرنے والے ایک انسٹیٹیوٹ نے تجوید کا مضمون پڑھانے کیلئے اساتذہ کی ضرورت کا اشتہار شائع کیا اور درخواست دہندگان کا امتحان لینے کی شرط رکھی۔یہ مولوی اس امتحان میں اچھی پوزیشن لے کر پاس ہوا چنانچہ اس کام کے حصول کے لئے درخواست دی۔ جملہ درخواستوں کا آخری فیصلہ خفیہ ایجنسیوں کی کلیئرنس پر ہی کیا جانا تھا اس لئے انسٹیٹوٹ کی انتظامیہ نے مولوی صاحب سے کہا کہ جب آپ کے بارہ میں ان ایجنسیوں کی طرف سے منظوری آ جائے گی تو ہم آپ کی تقرری کا خط جاری کردیں گے۔چنانچہ ان ایجنسیوں کی طرف سے جو جواب آیا وہ یہ تھا: یہ شخص تدریس کے شعبہ میں کام کرنے کے قابل تو ہرگز نہیں ہے ہاں اس سے صفائی وغیرہ کا کام لیا جا سکتا ہے۔ مولوی نے یہ رپورٹ لی اور سیدھا اس ایجنسی میں پہنچا جہاں آفیسر نے نہ صرف اسے برا بھلا کہا بلکہ اس کا غصہ دیکھ کر اسے جیل میں ڈال دیا۔چنانچہ مولوی صاحب نے استغاثہ دائر کیا جس میں یہ ساری تفاصیل درج کر کے لکھا کہ فلاں آفیسر نے مجھ بے قصور کی اہانت کیوں کی ہے؟ اس کا یہ جملہ سنتے ہی مَیں نے اپنے بیٹے سے کہا تمہیں پتہ ہے ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ اس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت کا ارادہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ ۔چنانچہ ایسا تو ہونا ہی تھا۔الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا گواہ بننے کا شرف عطا فرمایا ہے۔

ظالم کون؟

مَیں نے اپنے کام کے دوران سب کو تبلیغ کی جس کی وجہ سے سب ہی میرے خلاف ہوگئے۔ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ اور جنّوں کا موضوع زیر بحث تھا کہ مَیں نے اس میں کچھ وضاحت کی تو سب نے کہا کہ تمہاری رائے کفر ہے۔مَیں نے وفات مسیح کی بات کی تو بھی مجھے کہا گیا کہ یہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے اور کفر ہے۔ یوں جیسے ہی میں کوئی موضوع شروع کرتا سب میرے خلاف بولنے لگتے۔ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودی شخص کے جادو کرنے کے بارہ میں بات چل نکلی۔میں نے کہا کیا تم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ تصور کر سکتے ہو کہ کوئی آپؐ پر جادو کرنے میں کامیاب ہوگیا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، یہودیوں نے آپ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا تھا۔میں نے کہا ایسا ماننے والے تو قرآن کے حکم کے مطابق ظالم ہیں۔کیونکہ قرآن کریم اس آیت میں: یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (بنی اسرائیل:48) ان لوگوں کو ظالم کہا ہے جو مسلمانوں کو یہ کہا کرتے تھے کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کررہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔اب اگر تمہارا ابھی یہی خیال ہے کہ تم ایسے نبی کے پیروکار ہو جس پر جادو کردیا گیا تھا تو تم بھی ویسے ہی ظالم بن گئے ہو۔اس پر گو اُن کو کوئی جواب تو نہ سوجھا لیکن انہوں نے میرا مقاطعہ کرلیا۔

اسیران راہ مولیٰ

مکرم معروف صابر صاحب ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جن کو مصر میں جماعت احمدیہ کے پہلے اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔یہ دوست لگ بھگ 80 دن محض اس جرم کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے موعود کو سچا مان کر اس کی جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔گو ہمیں مکرم معروف صابر صاحب نے ایام زِنداں کی کہانی بھی ارسال کی ہے لیکن ہم اسے مؤخر کرتے ہیں اور کسی وقت اس سارے کیس کی تفصیل اور اسیران کے تعارف وغیرہ پر مشتمل معلومات علیحدہ طور پر قارئین کرام کے لئے پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔وباللہ التوفیق۔

۞۞۞۞۞۞

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تبلیغی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں

(شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا)

جماعت احمدیہ کینیڈا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی و تربیتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

30 جنوری 2011ء بروز اتوار احمدیہ ابوڈ آف پیس میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔

اس جلسہ میں جامعہ احمدیہ نارتھ امریکہ کے اساتذہ کرام نے تقاریر کیں۔مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب صاحب، مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب اور مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس جلسہ میں جامعہ احمدیہ نارتھ امریکہ کے طلباء سمیت کل تقریباً 200 افراد شامل تھے۔

غیر از جماعت دوستوں کی آمد

مورخہ 28/جنوری 2011 بروز جمعۃ المبارک کو پانچ افراد ایک گروپ کی صورت میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو میں تشریف لائے ۔ اُنہیں جماعت احمدیہ کے دفاتر، مسجد بیت الاسلام اور پیس ویلج کا تفصیلی دورہ کرایا گیا اور جماعت کے بارہ میں معلوماتی لٹریچر فراہم کیا گیا۔اس کے علاوہ اُن کے سوالوں کے جواب دیئے گئے بعد ازاں اس گروپ نے اپنی ویب سائٹ پہ اپنے اس دورہ کے بارہ میں بڑے مثبت انداز میں جماعت احمدیہ اور مسجد بیت الاسلام کے بارہ میں تفصیلی مضمون لکھا اور مسجد بیت الاسلام اور بیت الاسلام مشن ہاؤس کے مختلف حصوں کی تصاویر دیں اور جماعت احمدیہ سے رابطہ کا فون نمبر بھی تحریر کیا۔

Flea Market میں بکسٹال کا اہتمام

جماعت احمدیہ کینیڈا خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی سالوں سے ہفتہ اور اتوار کو لگنے والی مارکیٹوں اور بعض شاپنگ مالز میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی بک اسٹال لگانے کا اہتمام کررہی ہے۔

ٹورانٹو میں Jane-Finch شاپنگ مال میں اتوار کو لگنے والی مارکیٹ میں گزشتہ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ کا بک اسٹال بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔اس بک اسٹال کو افریقن نژاد لوگوں کی ایک بڑی تعداد دیکھنے آتی ہے۔اس بک اسٹال کے روح رواں ایک جمیکن نومبائع احمدی دوست ڈونلڈ میسن (Donald Masson) ہیں جو بہت اہتمام سے بروقت پہنچ کر اس بک اسٹال کو ترتیب دیتے ہیں۔ جماعت کے اسٹال کے قریب اسٹال لگانے والے سب لوگ برادر ڈونلڈ میسن (Donald Masson) سے بہت محبت سے پیش آتے ہیں۔اس بک اسٹال کے ذریعہ کثیر تعداد میں جماعت کے فلائرز تقسیم کئے جاتے ہیں اور مختلف موضوعات پہ جماعت کی کتب، CD، DVD فروخت کی جاتی ہیں۔اسٹال پر آنے والے افراد جماعت کے بارہ میں سوالات کرتے ہیں اور اپنے فون نمبرز مزید رابطہ کے لئے دے کر جاتے ہیں۔کئی غیر از جماعت افراد اس بک اسٹال کے توسط سے مستقل رابطہ میں رہتے ہیں اور عموماً ہر اتوار کو اسٹال پر آتے ہیں۔

دیگر بک اسٹال

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ وینکوور، برٹش کولمبیا گزشتہ تقریباً دو سال سے Cloverdale Flea Market میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی بک اسٹال لگا رہی ہے۔یہ وینکوور کی سب سے بڑی Flea مارکیٹ ہے جہاں ہر اتوار تقریباً دو ہزار لوگ آتے ہیں۔ ماشاء اللہ جماعت احمدیہ کے اسٹال کی جگہ مارکیٹ کے عین وسط کے ہال میں ہے اور اسٹال کو بہت ہی خوبصورت طریق سے ترتیب دیا جاتا ہے۔اور دیدہ زیب اور دلکش بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں۔

مارکیٹ کے قواعد وضوابط کے مطابق کتب فروخت کی جاتی ہیں جب کہ تبلیغ کی غرض سے جماعتی لٹریچر اسٹال پر آنے اور رکنے والے افراد کو پیش کیا جاتا ہے۔اوسطاً 25-30 افراد ہر اتوار جماعت احمدیہ کی کتب خریدتے ہیں یا جماعت کے بارہ میں سوال پوچھتے اور تفصیلی معلومات حاصل کرتے ہیں۔جن میں سے کئی لوگ بک اسٹال پر باقاعدہ آتے ہیں اور کتب خرید کر پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ کتب کے مطالعہ کے بعد اسٹال پر آ کر سوالات کرتے ہیں۔اس دوران میں قرآن کریم کے 90، اسلامی اصول کی فلاسفی کے 104 نسخے اور دیگر 360 جماعتی کتب فروخت ہوچکی ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ وینکوور کے مکرم عبدالباسط صاحب ایک پرجوش داعی الی اللہ اور سیکرٹری اشاعت وینکوور ہیں۔آپ اس بک اسٹال کو انتھک محنت اور انتہائی لگن اور محبت سے چلا رہے ہیں۔انہوں نے ایک مرتبہ بتایا کہ مارکیٹ کی انتظامیہ کو کسی نے شکایت کی کہ ہمارے اسٹال سے Murder in the name of Allah" کو اٹھا دیا جائے کیونکہ یہ دہشت گردی کو ہوا دیتی ہے۔جس پر مکرم عبدالباسط صاحب نے مارکیٹ انتظامیہ کو یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی جنہوں نے پڑھنے کے بعد اس کتاب کی بہت تعریف کی اور اسٹال پر رکھے رہنے کا کہا۔

عیسائیوں کے ایک گروپ نے کچھ عرصہ قبل اسی مارکیٹ میں اپنا تبلیغی اسٹال شروع کیا مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد بوجہ لوگوں کی عدم دلچسپی کے اُن کو وہ اسٹال بند کرنا پڑا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اسٹال میں لوگوں کی دلچسپی بہت زیادہ ہے۔جماعت احمدیہ وینکوور قرب وجوار کی دیگر فلی مارکیٹوں میں بھی اسی طرح کے تبلیغی بک اسٹال شروع کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کینیڈا کی ان کوششوں کو ثمر آور کرے اور بہتوں کی رشد و ہدایت کا ذریعہ بن سکیں۔آمین۔

۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے یہ واضح ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں۔

آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مگر بغیر کسی شریعت کے اور نبی کریم اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور آپ کا نام پا کر اور وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی کے مطابق۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں تو پھر خلافت بھی نہیں۔ کیونکہ خلافت کا تعلق نبوت کے ساتھ ہے، اس لئے کہ خلافت نے منہاجِ نبوت پر چلنا ہے۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقتوں کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے شمار جگہ پر اس غلبے کی بشارات دی ہوئی ہیں۔

ہمیں اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ اگر ہم ان وعدوں کو پورا کرنے میں اپنی حقیر کوشش شامل کرلیں، اگر ہم اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں تو ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔

ہر احمدی کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پورا ہو جائے گا ہمیں کیا ضرورت ہے؟ جتنا بڑا وعدہ ہے، جتنی بڑی خوشخبریاں ہیں اُن میں حصہ دار بننے کے لئے ہماری بھی اُتنی بڑی ذمہ داریاں ہیں۔

جہاں جماعت کا تعارف محبت، امن اور پیار کے حوالے سے کروادیا گیا ہے وہاں اگلا پیغام یہ ہے کہ یہ ہمارے دل کی محبت، پیار اور امن کی آواز ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں اور اُس مقصد کی پہچان کرائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ ان آفات سے محفوظ رہ سکیں۔

(مکرم صاحبزادہ راشد لطیف صاحب راشدی (امریکہ)، مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ (پاکستان)، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرمہ فرزانہ جبین صاحبہ، عزیزہ امتہ النور صاحبہ، عزیزم ولید احمد، تصور احمد کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 رمئی 2011ء بمطابق 13 رہجرت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ’’نزول المسیح‘‘ میں فرماتے ہیں کہ

’’خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اُس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اِس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔‘‘

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380,381)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں جس آیت کا حوالہ دے رہے ہیں وہ سورۃ مجادلہ کی یہ آیت ہے کہ: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ- اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

چند دن ہوئے مجھے پاکستان سے کسی نے لکھا، گو کہ مَیں لکھنے والے سے متفق نہیں ہوں کیونکہ جس طرح اس لکھنے والے نے تصویر کھینچی ہے، میرے نزدیک اس بات کو عموم کا رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ اس بات کو بہت زیادہ جماعت کے لٹریچر اور اشاعت کے ذرائع میں اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ ہیں۔ کیونکہ لوگ آپؑ کو نبی کہنے سے جھجکتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ افرادِ جماعت پر بدظنی ہے۔ اس کو عموم کا رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس لکھنے والے کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے حالات کی وجہ سے مداہنت کا مظاہرہ کرتے ہوں۔ لیکن یہ وہ چند لوگ ہیں جن پر دنیا داری غالب آ جاتی ہے۔ وہ مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو نہ کبھی دیکھا ہے، نہ پڑھا ہے۔ بلکہ میرے خطبات بھی نہیں سنتے کیونکہ مَیں تو یہ کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح بات سے بات نکلے اور بات سے بات نکالتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام واضح کروں۔

بہرحال اگر کسی کے دل میں یہ بات ہے تو ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے یہ واضح ہونا

چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں۔ اور اس بارہ میں اگر دنیا کے کسی بھی خطے میں رہنے والے شخص کے دل میں، جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے، انقباض ہے تو اُس کو دور کر لینا چاہئے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے اس اقتباس میں فرمایا ہے جو میں نے پڑھا ہے کہ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مگر بغیر کسی شریعت کے اور نبی کریم اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور آپ کا نام پا کر اور وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی کے مطابق۔

جہاں تک پاکستان کے احمدیوں کا سوال ہے یا انڈونیشیا کے احمدیوں کا سوال ہے اُن کو تو ظلم کی چکی میں پیسا ہی اس لئے جا رہا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی کیوں کہتے ہیں، نبی کیوں سمجھتے ہیں؟ اس لئے سوائے اِکّا دُکّا مداہنت اختیار کرنے والے کے عموم کے رنگ میں پاکستانی احمدیوں کے بارہ میں یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہمارے مخالفین تو مبالغہ کرتے ہوئے احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آخری نبی مانتے ہیں۔ حالانکہ کوئی احمدی کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور آخری شرعی نبی ہو سکتا ہے اور آپ سے بڑھ کر کسی کا مقام ہو سکتا ہے۔ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے جو احمدی بیان کرتے ہیں اور جو ہر احمدی کے ایمان کا حصہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ بلند مقام عطا فرمایا ہے اور وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جس کے ماننے والے کو اور جس سے عشق کرنے والے کو اور جس کی حقیقی رنگ میں پیروی کرنے والے کو اور جس کا اُمّتی بننا فخر سمجھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کا مقام عطا فرمایا۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آپ ہی کی پیروی میں نبی اللہ ہیں۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی اللہ نہ مانیں تو پھر ہمارا یہ دعویٰ بھی غلط ہو گا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کا غلبہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعے ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غلبہ کا وعدہ رسول کے ساتھ ہے جیسا کہ اس آیت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی مجدد یا کسی مصلح کے ساتھ نہیں ہے۔ اسلام کے آخری زمانہ میں غلبہ کا وعدہ مومنین کی اُس جماعت کے ساتھ ہے جو "وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4)" کی مصداق بننے والی ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو تاکید فرمائی تھی اور یہ نصیحت فرمائی تھی کہ جب مسیح و مہدی کا ظہور ہو تو خواہ برف کی سِلوں پر سے بھی گزر کر جانا پڑے تو جانا اور جا کر میرا اسلام پہنچانا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس سے اپنے ایمان کو بھی مضبوط کرو گے اور اسلام کے غلبہ کی جو آخری جنگ لڑی جانے والی ہے، جو تلوار سے نہیں، جو توپ سے نہیں بلکہ دلائل و براہین سے لڑی جانے والی ہے، اُس میں حصہ دار بن کر میری حقیقی پیروی کرنے والے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔ حقیقی مومن کہلانے والے بن جاؤ گے۔

پس احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اس لئے ایمان لائے کہ آپ کے ساتھ جُڑ کر ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان میں بھی مزید پختہ ہوں اور اسلام کے غلبہ کے نظارے بھی دیکھیں۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نبی نہیں تو پھر خلافت بھی نہیں۔ کیونکہ خلافت کا اس لئے نبوت کے ساتھ تعلق ہے کہ خلافت نے منہاجِ نبوت پر چلنا ہے۔ آپ علیہ السلام خاتم الخلفاء تھے اور اس خاتم الخلفاء ہونے کی وجہ سے آپ کو نبی کا درجہ ملا اور اس کے بعد پھر آپ کے ذریعہ سے سلسلہ خلافت شروع ہوا۔ پس جماعت احمدیہ کے نظام خلافت کا جو ہر ایک تسلسل ہے اس کا تعلق اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی تسلیم کریں، مانیں اور یقین رکھیں۔

ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کے ایمان کی مضبوطی کے لئے مختلف تفصیلی نصائح فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ فرمایا کہ:

صرف زبان سے بیعتِ توبہ نہ ہو، بلکہ دل سے اقرار ہو، اور جب یہ ہو گا تو پھر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے بھی دیکھو گے۔ بیعت کرنے والا چاہتا ہے (اور حقیقت میں کا اُس کی یہ خواہش ہوتی ہے) کہ وہ بیعت کر کے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ اور یہ نظارے آجکل بھی بیعت کرنے والے دیکھتے ہیں۔ روحانیت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ کئی بیعت کرنے والے جو ہیں وہ اپنے خطوط میں یہ ذکر کرتے ہیں بلکہ ایک پاک تبدیلی جو اُن میں پیدا ہوتی ہے، اُسے دوسرے بھی دیکھ کر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ بیوی بچے حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا تھا اور ابھی کیا ہو گیا ہے؟۔ یہ کیا انقلاب ہے جو اس میں پیدا ہوا ہے۔ تو یہ سچی بیعت ہے جو اس قسم کی پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔

پھر ان بیعت کرنے والوں کو آپ نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ کبھی اپنی بیعت کو کسی دنیاوی مقصد سے مشروط نہ کرنا بلکہ اپنے اعمال میں بہتری پیدا کرو اور پھر دیکھو اللہ تعالیٰ بغیر انعام اور اجر کے نہیں چھوڑتا۔ پھر فرمایا کہ بیعت کر کے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ تکالیف آتی ہیں مگر آہستہ آہستہ حقیقی مومن دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں کیونکہ اُس کا وعدہ ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 219 تا 221)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ فرمایا کہ "نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اُس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو"۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 221,222)

پس ہمیں ہمیشہ اِن اہم باتوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہ نصائح صرف نئے احمدیوں کے لئے نہیں تھیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا جو آج نئی بیعتیں کرتے ہیں بلکہ ہر احمدی کے لئے ہیں اور جتنا پُرانا احمدی ہو اُس کے ایمان میں زیادہ ترقی ہونی چاہئے۔ اس میں اِن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش اُن سے بڑھ کر ہونی چاہئے جو نئے آنے والے ہیں۔

استغفار کیا ہے؟ اپنے اگلے پچھلے گناہوں سے بخشش طلب کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا تا کہ گناہوں سے بچتا بھی رہے۔ توبہ یہ ہے کہ جن غلط کاموں میں پڑا ہوا ہے اُن سے کراہت کرتے ہوئے اُن سے بچے رہنے کا پکّا اور پختہ اور مصمّم ارادہ کرنا۔ اور پھر اُس ارادے پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کاربند رہنا، اُس پر عمل کرنا کہ کوئی بھی چیز اُس کو اُس سے ہلا نہ سکے۔ پھر دینی علوم کی واقفیت ہے۔ اس میں سب سے پہلے قرآنِ کریم ہے۔ پھر قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا کلام ہے۔ آپ کی کتب ہیں۔ آپ کی مختلف تحریرات وارشادات ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم کی برتری دنیا پر دلائل و براہین سے ثابت کرتے ہیں، جس کے مقابل پر کوئی اور دین کھڑا نہیں رہ سکتا کیونکہ اسلام ہی آخری، کامل اور مکمل دین ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی عظمت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت مدّنظر رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ یقین اور ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو ہر چیز کو پیدا کرنے والی ہے اور تمام ضروریات کو پورا کرنے والی ہے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کے کامل علم نے اُس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ ہمارا ربّ ہے۔ زندگی اور موت بھی اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر آن ہمیں دیکھ رہا ہے۔ تو پھر ایک انسان کبھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے خلاف ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی یہ عظمت دلوں میں قائم ہو جائے گی تو پھر پانچ وقت نمازوں کی طرف بھی خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس بڑھتے ہوئے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر یقین پیدا ہوتا چلا جائے گا بلکہ اس میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور نماز کے بارہ میں یہ فرمایا کہ یہ تمام دعاؤں کی کنجی ہے۔ نماز ہی وہ اصل دعا ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ اور بندے کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑتی ہے۔ پس نمازوں کو سنوار کر اور وقت پر پڑھنے کی قرآنی تعلیم بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اُمّت کو خاص طور پر اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اس پر بہت زور دیا ہے۔ پس جب انسان ان باتوں پر عمل کرے گا تو حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر یہ انقلاب تم اپنے اندر پیدا کر لو تو پھر اُس غلبے میں تم بھی حصہ دار بن جاؤ گے جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے مقدر ہے، جس کا مقدر اس سے جُڑا ہوا ہے۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمانا ہے لیکن ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار تو یہ باتیں ہیں۔ اگر تم اِن باتوں کو اختیار کر لو تو غلبے میں تم بھی حصہ دار بن جاؤ گے۔ ورنہ نام کے احمدی تو ہو لیکن عملی احمدی نہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو وہ عملی احمدی بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے غلبے کی مہم کا حصہ بنے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بے شمار جگہ پر اس غلبہ کی بشارات دی ہوئی ہیں۔ اور ہر دن جو جماعت پر چڑھتا ہے ہم اِن بشارات کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ جس شدت سے جماعت کی مخالفت کی جا رہی ہے اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا تو ایک قدم بھی آگے بڑھنا تو دور کی بات ہے، ایک لمحہ بھی زندہ رہنا مشکل ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اس لئے تمام روکوں، تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو الہامات کے ذریعہ اس ترقی کی بشارتیں دی تھیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔

THOMPSON & Co. SOLICITORS

New Office in Fleet Street

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Criminal Litigation and Civil & Commercial Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 2-3 Hind Court, Fleet Street, London EC4A 3DL. Tel: 020 7936 2427

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارات بالکل حق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کا مقدر یقیناً غلبہ ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے تو ماننے والوں پر بھی بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، اُن پر بھی کچھ فرائض لاگو ہوتے ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔

(تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یقیناً یہ کام خدا تعالیٰ ہی کر رہا ہے۔ اور آج کل اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ایم۔ ٹی۔ اے کو اس کا بہت بڑا ذریعہ بنایا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جو یہ پیغام ہے یہ زمین کے کناروں تک پہنچے اور ایم۔ ٹی۔ اے اس کا حق ادا کر رہا ہے۔ لیکن اگر ہم ایم۔ ٹی۔ اے کی مشینیں لگا کر آرام سے بیٹھ جائیں، کوئی کام نہ کریں، پروگرام نہ بنیں، کسی قسم کی ریکارڈنگ نہ ہو، جو مختلف تبلیغی پروگرام ہوتے ہیں وہ نہ ہوں تو جو ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمایا ہے اُس کا استعمال نہ کرکے ہم اپنے آپ کو اس سے محروم کر رہے ہوں گے اور اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے ہوں گے۔ جو لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مہیا فرمایا ہے اُس سے استفادہ کرکے اگر ہم آگے نہیں پہنچاتے، اُس کو پھیلاتے نہیں تو ہم اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے ہوں گے اور پھر گناہگار بن رہے ہوں گے۔ گو اللہ تعالیٰ نے یہ کام تو کرنے ہیں۔ ہمارے سے نہیں تو کسی اور ذریعے سے کروا دے گا۔ لیکن ہم اگر ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم گناہگار ہیں۔ دنیا میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ نبی یا اُس کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بعد سب کام چھوڑ دیئے ہوں اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ گئے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون اللہ تعالیٰ کا پیارا ہوسکتا ہے؟ لیکن جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے مغلوب ہونے کی بشارت دی تو آپ کے صحابہ کو کوشش بھی کرنی پڑی، قربانیاں بھی دینی پڑیں۔ دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر اُن کو کچلنا چاہا تو دنیا کی نظر میں انہیں بظاہر حقیر لوگوں نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو ایمان کی دولت سے مالا مال تھے، جو توبہ استغفار کرنے والے تھے، جو نمازوں کو اس خوبصورتی سے ادا کرنے والے تھے کہ اُن پر رَشک آتا تھا، جو اللہ تعالیٰ کی عظمت دلوں میں بٹھائے ہوئے تھے، کوئی دنیاوی شان وشوکت اور بادشاہوں کی جاہ وحشمت اُن کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اُن کی حکومتوں کو پاش پاش کر دیا۔ محنت کی، قربانیاں کیں تو تب یہ کچھ حاصل ہوا۔ یہ یقین اور ایمان تھا جس نے اُن میں یہ ایمانی مضبوطی پیدا کی کہ بیشک دنیاوی جاہ وحشمت اور طاقتیں ان لوگوں کے پاس ہیں، اِن بادشاہوں کے پاس ہیں۔ کثرتِ تعداد اُن کی ہے لیکن یہ ساری چیزیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ ملنا ہے اور ہم نے کوشش کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ پس ایک پیشگوئی تھی جو پوری ہونی تھی اور ہوئی لیکن اُن کی یہ کوشش تھی کہ اگر ہمارے ہاتھ سے پوری ہو جائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ پس یہی حالت آج ہماری ہونی چاہئے۔ ہمیں اس بات پر یقین ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ اگر ہم ان وعدوں کو پورا کرنے میں اپنی حقیر کوشش شامل کرلیں، اگر ہم اپنی ذمہ داری کی اہمیت کو سمجھنے والے بن جائیں تو ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ ہر احمدی کو، ہر کارکن کو اس ذمہ داری کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو واضح ہیں۔ تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا“۔ فرمایا ”یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی“۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 66)

پس یہ ہے یقین جس کا اظہار آپ نے کیا ہے اور اس یقین پر آپ قائم تھے۔ یہ یقین اس لئے ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے کہہ دیا کہ مَیں یہ کروں گا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ضرور کرے گا۔ اور اسلام کا غلبہ اب صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہوگا اور یقیناً انشاء اللہ ہوگا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کیا اور پورا فرماتا چلا جارہا ہے۔

1903ء کا یہ اقتباس ہے۔ گو ہندوستان سے باہر اُس وقت جماعت کا تعارف ہوگیا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ جماعت پھیل رہی ہے۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں جماعت کی نمائندگی موجود ہے اور دنیا کے تقریباً ہر ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا تعارف پہنچ چکا ہے۔ پس جس خدا نے دنیا میں احمدیت کے ذریعے اسلام کے پیغام کو پہنچایا ہے اور پہنچا رہا ہے وہ اس پیشگوئی کے اگلے حصے کو بھی پورا فرمائے گا۔ کہیں مخالفینِ احمدیت، احمدیت کے پیغام پہنچانے میں وجہ بن رہے ہیں، اور اس مخالفت کی وجہ سے سعید روحوں میں احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ بظاہر تو وہ مخالفتیں کر رہے ہیں تا کہ لوگوں کو احمدیت سے دور ہٹائیں لیکن جو سعید فطرت لوگ ہیں اُن میں اس سے توجہ پیدا ہو رہی ہے اور کہیں احمدیت کا محبت، پیار کا پیغام جو ہے وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ کہیں ہمارے عاجزانہ اور نہایت معمولی خدمتِ خلق کے جو کام ہیں اُس سے لوگوں کی جماعت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور کہیں اللہ تعالیٰ رؤیا و کشوف کے ذریعے لوگوں کو احمدیت سے متعارف کروا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دنیا پہچان رہی ہے۔ پھر جو دلائل جماعت کے پاس ہیں، جو براہِ راست اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں سکھائے ہیں، یہ دلائل اور براہین جب ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے سے دنیا دیکھتی ہے تو اُن کی توجہ ہوتی ہے۔ دشمنانِ احمدیت بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ لوگ ایم۔ ٹی۔ اے نہ دیکھیں۔ بلا استثناء آج کل ہر اسلامی ملک میں مولوی اور نام نہاد علماء جو ہیں لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ایم۔ ٹی۔ اے نہ دیکھو۔ اس سے تمہارے ایمان پر زَد آئے گی۔ تم اُن کے کفر اور دَجل سے نعوذ باللہ متاثر ہو جاؤ گے۔ لیکن جن پر حق کھل گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ غلط ہیں تو دلیل سے ان کو ردّ کرو۔ زبردستی منع کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ تمہارے پاس دلیل نہیں ہے اور اسلامی تعلیم ایسی نہیں کہ جو بغیر عقل اور دلیل کے بات کرے۔

پس یہ ہے شان اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کی کہ آہستہ آہستہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لا رہا ہے، توحید پر قائم کر رہا ہے۔ پس ہر احمدی کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور پورا ہو جائے گا ہمیں کیا ضرورت ہے؟ جتنا بڑا وعدہ ہے، جتنی بڑی خوشخبریاں ہیں اُن میں حصہ دار بننے کے لئے ہماری بھی اُتنی بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہمیں خالص ہو کر کوشش کرتے ہوئے حصہ لینا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمیں تمام نفسانی خواہشات اور ترجیحات سے بچتے ہوئے حصہ لینا ہے۔ دعوتِ الی اللہ کے لئے ہم نے اپنی طاقتوں، اپنے علم، اپنی کوششوں کو استعمال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ حصہ لینا ہے، تبھی ہم اس عظیم مہم اور اُس کی عظیم برکات سے فائدہ اُٹھانے والے بن سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ ایک جگہ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ لَا تَيْئَسُوْا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ رَبِّی، اِنَّا اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ کہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو، ہم نے تجھے خیرِ کثیر دیا ہے۔ (تذکرۃ صفحہ نمبر 440 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس مسلمانوں کی حالت پر یا اسلام کی حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو بے چینی تھی اس کو دُور فرماتے ہوئے یہ تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے ناامید مت ہو۔ ہم نے خیرِ کثیر تجھے دے دیا ہے، تیرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ جو خیرِ کثیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا وہ آخرین کو بھی تیرے ذریعہ سے مل رہا ہے اور ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا چشمہ اب پھر تیرے ذریعہ سے جاری ہوگیا ہے۔ پس خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں نے پھر ایک نئی شان سے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اُن کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور جو اِن دروازوں سے خزانے کے حصول کے لئے داخل ہوں گے وہ اپنے آپ کو مالا مال کرلیں گے۔

آج کل مسلمانوں میں جو بے چینی ہے اور دین کی مدد کا بعض میں احساس بھی ہے، بعض سنجیدہ بھی ہیں لیکن رہنمائی نہیں، اُن کو راستہ نظر نہیں آتا اور پھر مایوسی چھا جاتی ہے۔ اور پھر یہ مایوسی بے چینی میں مزید اضافہ کرتے ہوئے غلط طریق پر چلاتی ہے۔ تو ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے اور ہمارے لوگ جو اُن تک پیغام پہنچا سکتے ہیں اُن کو پہنچانا چاہئے کہ یہ کوثر کا چشمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے، اپنے محبوب کے عاشق اور عاشقِ صادق، جسے اس عشق کی وجہ سے اُمّتی نبی ہونے کا مقام ملا ہے کے ذریعے سے پھر جاری فرما دیا ہے۔ پس اگر مایوسی کو ختم کرنا ہے تو اس مسیح و مہدی کی آغوش میں آ کر، اُس سے جُڑ کر اپنی اس مایوسی کو ختم کرو۔ کیونکہ یہی وہ اللہ تعالیٰ کا تائید یافتہ ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ غور کرو اور دیکھو کہ تمام طاقتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز کو دبانے اور ختم کرنے کے لئے متحد ہوگئیں۔ گزشتہ سو سال سے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

زیادہ عرصہ سے متحد ہیں۔ لیکن کیا اس آواز کو خاموش کیا جا سکا؟ جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے اور بڑی شان کے ساتھ دنیا میں گونج رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ گونجتی چلی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حق میں زلزلوں کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر2’’النداء من وحی السّماء‘‘صفحہ 638مطبوعہ ربوہ)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا ہر ملک قدرتی آفات کی لپیٹ میں ہے۔ اگر دنیا اس کو صرف ایک قدرتی عمل سمجھ کر، جو سائنسدانوں کے نزدیک یا دنیا داروں کے نزدیک ہر کچھ عرصہ کے بعد ہوتا ہے، نظر انداز کرتی رہے گی اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ نہیں دے گی تو یہ یاد رکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے ساتھ ان آفات اور زلازل کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ آفات دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیتی رہیں گی۔ پس دنیا کو ہوشیار کرنے کے لئے ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ جہاں وہ اپنی اصلاح اور اپنے ایمان کی پختگی کی طرف توجہ دے وہاں اس پیغام کے پہنچانے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کرے کہ یہ ایک انتہائی اہم کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جہاں جماعت کا تعارف محبت، امن اور پیار کے حوالے سے کروا دیا گیا ہے وہاں اگلا پیغام یہ ہے کہ یہ ہمارے دل کی محبت، پیار اور امن کی آواز ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم انسانیت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کریں۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں اور اُس مقصد کی پہچان کرائیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تا کہ وہ ان آفات سے محفوظ رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے مقصدِ پیدائش کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ آفات جو ہیں وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے۔ اگر انسان توجہ نہیں کرے گا تو یہ آفات آتی چلی جائیں گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دنیا کو ہوشیار کرنے کا یہ کام آج ہمارا ہی ہے۔ یہ جماعتِ احمدیہ کا ہی کام ہے۔ کوئی اور اس کو کرنے والا نہیں۔ کیونکہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرما دیا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص قرب اور پیار کا مقام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرزندی کا مقام عطا فرمایا۔ فرمایا۔ اِنِّی مَعَکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ۔

(ملفوظات جلد نمبر4صفحہ 569)

کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روحانی فرزند ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کرنا ہے اور یہی آپ کے ماننے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننا ہے تو تبلیغ کے کام کو پہلے سے بڑھ کر کریں۔ جس شدت اور جس تعداد میں گزشتہ چند سالوں میں دنیا میں آفات آئی ہیں، اس شدت سے اور کوشش سے دنیا کو ہوشیار کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس الہام کے ساتھ جو دوسرا الہام ہے وہ یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔

(ملفوظات جلد نمبر4صفحہ 569)

گو یہ حکم اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، براہِ راست آپ کا کام تھا اور آپ نے کیا لیکن یہ آپ کے ماننے والوں کا بھی کام ہے۔ ہمارا بھی یہ کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچائیں۔ گو بعض مسلمان ممالک میں احمدیوں پر پابندیاں اور سختیاں ہیں۔ ہم پیغام پہنچا نہیں سکتے، کھلے عام تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نام نہاد علماء لوگوں کو پیغام سننے کے لئے روکیں کھڑی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک ذریعہ بند ہو تو حکمت سے دوسرا ذریعہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک علاقے میں بند ہو، ایک ملک میں بند ہو تو دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔ اگر ان ملکوں میں احمدیوں کو براہِ راست تبلیغ کی اجازت نہیں ہے تو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انتظام فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے باوجود تمام روکوں کے تبلیغ کا پیغام پہنچ بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ پھر بعض ایسے ممالک ہیں جہاں ایسی کوئی قانونی پابندیاں تو نہیں ہیں لیکن بعض علماء کی طرف سے مخالفتیں ہوتی ہیں لیکن اُن میں سے ہی بعض ایسے سعید فطرت بھی ہیں، ایسے نیک فطرت بھی ہیں جو ہماری مجالس میں آ کر ہمارے پروگرام دیکھ کر احمدیت کی طرف مائل بھی ہو رہے ہیں۔ پھر ایسی جگہوں پر جہاں کوئی قانونی روکیں نہیں اور کچھ لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے مسلمان ملکوں میں خاص طور پر افریقہ میں ہماری کوششیں پہلے سے زیادہ تیز ہونی چاہئیں۔ یہ ہر جگہ کے جماعتی نظام کا کام ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک میں امام جو ہیں اپنے ماننے والوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ بھی ایک الٰہی تصرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کو پھیر رہا ہے۔ ہماری تو حقیر کوششیں ہوتی ہیں۔ یہ الہام جو ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں، جمع کرو علیٰ دِیْنٍ وَاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔ احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے‘‘۔ یہ حکم جو ہیں یہ حکم تو ہیں لیکن یہ ایسے حکم ہیں جن میں چھپی ہوئی یہ پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ نہیں کریں گے اس لئے حکم دیا کہ کرو۔ خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا کہ’’ جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرف مبدل نہ کرنا۔ یہ بتاتا تھا کہ بعض اُن میں سے کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاحِ شریعت ہے‘‘۔ فرمایا’’ دوسرا امر کونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا وقدر کے رنگ میں ہوتے ہیں، جیسے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ(الانبیاء:70)۔ (کہ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم علیہ السلام پر)۔ اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا‘‘۔ (اسی طرح ہو گیا)۔’’ اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اس قسم کا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ روئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اِن میں کوئی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر4صفحہ 569,570)

پس اس الہام کی جو وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے یہ ہمیں خوشخبری دیتی ہے کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے کونی امر میں سے ہے۔ یعنی جس کے بارے میں خدا تعالیٰ جب کُنْ کہتا ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مَیں کُنْ کہوں تو وہ ہو جاتا ہے) تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو یہ وہ امر ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہہ دیا۔ کُنْ کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا اور فوری ہو جائے گا، جب اعلان ہوا تو ساتھ شروع ہو گیا۔ بلکہ قانونِ قدرت کے تحت جو عرصہ درکار ہے وہ لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ لیکن نتیجہ ضرور اس کے حق میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے کُنْ کہنے سے جب بچے کی پیدائش کی بنیاد پڑتی ہے تو ہر جانور یا انسان کو جتنا عرصہ اُس بچے کی پیدائش میں قانونِ قدرت کے مطابق لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ یہ نہیں ہو جاتا کہ کُنْ ہوا اور ایک دو دن میں یا دو منٹ میں بچہ پیدا ہو جائے۔ جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے اور یہ سب کچھ پراسس (Process) جو ہوتا ہے وہ اللہ کے کُنْ سے ہی ہوتا ہے۔ پس یہاں بھی کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مسلمان دینِ واحد پر جمع ہوں گے، اور وہ پراسس (Process) شروع ہو چکا ہے۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں میں سے بھی اور مسلمانوں کے ہر فرقے میں سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس پریشانی کی ضرورت نہیں کہ مسلمان ملکوں میں سے بعض ملکوں میں تو ہم احمدیوں سے تیسرے درجہ کے شہریوں کا سلوک کیا جاتا ہے تو اُن میں سے مسلمان ہمارے اندر کس طرح شامل ہوں گے؟ یا اِن ملکوں کے مسلمان کس طرح ہم میں شامل ہوں گے؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے، اس طرح ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہو گا۔ ہمیں بیشک آج تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں، مسلمانوں کی طرف سے ہی تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ انہی میں سے قطراتِ محبت بھی ٹپکیں گے اور انشاء اللہ ہم دیکھیں گے۔ پس جو کمزور طبع لوگ ہیں وہ بھی اس یقین پر اور اس ایمان پر قائم رہیں اور جن میں دنیا داری ہے یا اُن کو دنیا داری نے کچھ حد تک گھیر رکھا ہے وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے غالب آنا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم کہیں بھی، کسی بھی جگہ مداہنت دکھائیں، کمزوری دکھائیں یا شرمائیں یا مخالفین کی مخالفتوں سے پریشان ہوں کہ پتہ نہیں اگر ہم نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا تو ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ یہ تکلیفیں تو ہوتی ہیں اور ایک مومن تو ایسی تکلیفوں کو سُوئی کی چبھن سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ ان سُوئیاں چبھونے والوں سے خوفزدہ ہو کر ہم اپنے کام بند نہیں کر سکتے، ہم اپنے ایمان کو چھپا نہیں سکتے۔ پاکستان کے احمدیوں کی اکثریت بلکہ ننانوے اعشاریہ نونو (99.99) فیصد تو مخالفتوں کی شدید آندھیوں کے باوجود ان کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے احمدیوں اور انڈونیشیا کے احمدیوں اور جہاں بھی جماعت کے خلاف مخالفتوں کے طوفان کھڑے کئے جاتے ہیں وہاں کے احمدیوں کی قربانیاں ہی ہیں جو دنیا میں نئے نئے تبلیغی راستے بھی کھول رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن مسلم دنیا بھی اور غیر مسلم دنیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق جوڑ کر ہی امتِ واحدہ کا نظارہ پیش کرے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل

اورنشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے‘‘۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد نمبر20صفحہ409)

پس یہ زبردست بشارت ہے جو اصل میں اسلام کے دنیا پر غالب آنے سے تعلق رکھتی ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ایمانوں میں مزید پختگی پیدا کرتے چلے جائیں۔ اپنی عبادتوں کو سنوارتے چلے جائیں۔ اپنے تعلق باللہ کو بڑھاتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام ہونا ہے اور ہو رہا ہے اُس میں آپؑ کے مدد و معاون بنتے چلے جائیں تاکہ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نمازِ جمعہ کے بعد مَیں چند جنازے پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ مکرم صاحبزادہ راشد لطیف صاحب راشدی امریکہ کا ہے۔ جن کی 27/اپریل کو لاس انجلیس میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب کے صاحبزادے تھے۔ ابتدائی تعلیم بنّوں میں حاصل کی۔ پھر تعلیم الاسلام کالج لاہور میں پڑھتے رہے۔ پھر افغانستان چلے گئے۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ جماعت سے نہایت اخلاص کا تعلق تھا۔ ان کے گھر میں آ کر احبابِ جماعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ 65ء میں یہ امریکہ چلے گئے۔ وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پھر امریکہ میں سیٹل (Settle) ہوگئے۔ امریکہ کی سیاٹل (Seattle) جماعت کے صدر بھی رہے۔ کافی عرصہ سے کیلیفورنیا میں رہائش پذیر تھے۔ جماعت کے جلسہ سالانہ میں تقاریر بھی کرتے رہے۔ 2005ء میں قادیان جلسے پر گئے تو وہاں بھی ان کو تقریر کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے کہنے پر تذکرۃ الشہادتین کا ’’دری‘‘ جو افغان کی افغانستان کی زبان ہے۔ اس زبان میں انہوں نے ترجمہ بھی کیا۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

دوسرا جنازہ مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ 4/مئی کو بڑی لمبی علالت کے بعد 42 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1989ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے تھے۔ نو سال تک پاکستان کے مختلف شہروں میں مربی رہے۔ پھر 1998ء میں تنزانیہ چلے گئے۔ آٹھ سال وہاں خدمت انجام دی۔ تنزانیہ میں ان کو کینسر ہو گیا تھا۔ وہاں سے پھر واپس پاکستان آئے۔ علاج ان کا ہوتا رہا اور پھر سواحیلی ڈیسک میں وکالتِ تصنیف میں انہوں نے کام کیا۔ باوجود بیماری کے بڑی جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ بڑی تکلیف دہ بیماری ہے اس تکلیف کا بھی بڑے صبر سے مقابلہ کیا۔ کبھی کوئی ناشکری یا بے صبری کا کلمہ زبان پر نہیں آیا۔ مسکراتے تھے۔ خندہ پیشانی سے ہمیشہ ہر ایک سے بات کرتے رہے۔ یہ موصی تھے۔ آپ کی اہلیہ اور تین بیٹیوں کے علاوہ ان کے والدین بھی ہیں۔ چار بھائی ہیں۔ سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص کے بیٹے، حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی کے بھتیجے ہیں۔

تیسرا جنازہ مظفر احمد صاحب ابن مکرم میاں منور احمد صاحب سید والا شیخو پورہ کا ہے۔ مظفر احمد صاحب، فرزانہ جبین صاحبہ، عزیزہ امۃ النور صاحبہ، عزیزم ولید احمد، عزیزم تصور احمد۔ یہ پوری فیملی ہے جو موٹر سائیکل پر فیصل آباد سے چنیوٹ آ رہے تھے۔ راستے میں ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو پوری فیملی اللہ کو پیاری ہو گئی۔ چھ سال، چار سال، دو سال کے ان کے تین بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں شعبان احمد صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے قادیان جا کر خواب کے ذریعہ سے احمدیت قبول کی تھی۔ مظفر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ نگران حلقہ اور سیکرٹری نومبائعین کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل سیکرٹری تحریکِ جدید اور سیکرٹری اصلاح وارشاد اور ناظم اطفال کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ انتہائی صاف گو، انصاف پسند اور مخلص انسان تھے۔ سید والا کی مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی تو اُس وقت بھی آپ نے اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں بڑا کردار ادا کیا کیونکہ کافی پابندیاں رہتی ہیں اور احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اس مسجد کو پھر بعد میں، 2001ء میں شہید بھی کیا گیا۔ آپ کچھ عرصہ اسیرِ راہِ مولیٰ بھی رہے ہیں۔ موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بہنیں اور چار بھائی ہیں۔ اسی طرح اہلیہ کے پسماندگان میں والد ہیں شیخ فضل کریم صاحب (لاہور) اور چھ بہنیں اور چار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔

بقیہ: مسئلہ ناسخ و منسوخ
از صفحہ نمبر 2

اور پسند کیا اس کو ابن تیمیہؒ نے۔

چھٹی آیت۔ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ مَنْسُوْخَۃٌ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ صاحب فوز الکبیر فرماتے ہیں یہ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ عام مخصوص البعض ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ کی آیت شریف نے بیان کر دیا کہ مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ سے مراد بیجا کینہ اور نفاق ہے نہ وہ توہمات جو دل پر بے اختیار آ جاتے ہیں۔ کیونکہ طاقت سے باہر باتوں کا حکم نہیں اور نہ انسان کو اس کی تکلیف بلکہ ما اصول معرفہ ہے۔ پس حاجت تخصیص بھی نہیں۔

ساتویں آیت۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ قِیْلَ مَنْسُوْخَۃٌ بِقَوْلِہٖ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ وَ قِیْلَ لَا بَلْ مُحْکَمَۃٌ۔ فوز الکبیر میں حَقَّ تُقَاتِہٖ کا حکم شرک اور کفر اور اعتقادی مسائل میں ہے اور مَا اسْتَطَعْتُمْ کا حکم اعمال میں ہے مثلاً جو کوئی وضو نہ کر سکے تیمّم کر لے۔ جو کوئی کھڑا نماز نہ پڑھ سکے بیٹھ کر پڑھ لے اور یہ توجیہ سیاق آیت سے ظاہر ہے۔

آٹھویں آیت۔ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ قَالُوْا مَنْسُوْخَۃٌ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ اُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ۔ فوز الکبیر میں ہے آیت کا ظاہر یہ ہے کہ میراث وارثوں کے لئے ہے اور احسان و سلوک مولیٰ اَلْمَوَالَاۃ کے واسطے۔ نسخ کوئی نہیں۔

نویں آیت۔ وَ اِذَا حَضَرَتِ الْقِسْمَۃَ۔ یہ آیت منسوخ ہے اور کہا گیا منسوخ نہیں لوگوں نے سستی کی اس پر عمل کرنے میں۔ ابن عباس نے کہا یہ استحبابی حکم ہے۔ سچ ہے بھلا اس کا نسخ کرنے والا کون ہے۔

دسویں آیت۔ وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ کہا گیا منسوخ ہے آیت سورہ نور سے۔ فوز الکبیر میں ہے یہ بالکل منسوخ نہیں بلکہ وَ الّٰتِیْ...... میں حکم ایک غائب کے انتظار کا ہے۔ سورۂ نور میں اس غایت کا بیان ہوا اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ وہ سبیل ہے جس کا وعدہ دیا تھا پس نسخ نہ ہوئی۔ یا فاحشہ کے معنے میں عام طور کی شرارتیں مراد ہیں بدون زنا کے۔ پس مطلب یہ ہے کہ عورت کو عام طور پر بعض شرارتوں کے باعث گھر میں روکا جا سکتا ہے۔

گیارھویں آیت۔ وَ لَا الشَّھْرَ الْحَرَام ...... اس مہینے میں اباحت قتال کے ساتھ منسوخ ہے۔ فوز الکبیر میں ہے قرآن اور سنت ثابتہ میں اس کا نسخ موجود نہیں۔

بارھویں آیت۔ فَاِنْ جَآءُوْکَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ منسوخ ہے وَ اَنِ احْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ کے ساتھ۔ فوز الکبیر میں ہے کہ اس کے معنے ہیں کہ اگر تو حکم کرے اہل کتاب کے مقدمات میں تو مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ جا۔ حاصل یہ ہوا کہ یا تو ہم اہل ذمہ کو چھوڑ دیں وہ اپنے مقدمات اپنے افسروں کے پاس لے جاویں اور وہ اپنی شریعت کے موافق فیصلہ کریں۔ اگر ہمارے پاس آویں تو حسب شریعت خود فیصلہ کر دیں۔

تیرھویں آیت۔ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَیْرِکُمْ منسوخ ہے۔ وَ اَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ کے ساتھ۔ فوز الکبیر میں ہے کہ امام احمد نے آیت کے ظاہر پر حکم دیا ہے اور اس آیت کے معنے اور لوگوں نے یہ کئے ہیں۔ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَیْرِکُمْ اَیْ مِنْ غَیْرِ اَقَارِبِکُمْ فَیَکُوْنُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

چودھویں آیت۔ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ اَلْاٰیَۃ مَنْسُوْخٌ بِالْاٰیَۃِ بَعْدَھَا۔ مَیں کہتا ہوں ان دونوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ اول تو اسلئے کہ پہلی آیت شرطیہ جملہ ہے، امر نہیں۔ پس جو کوئی آیت اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ کا مخاطب ہے اس وقت اس کے صابر دس گُنے دشمنوں کو کافی تھے۔ وہ جو لوگ اَلْاٰن کے وقت نکلے اس مجموعہ کے صابر دو چند کے مقابلہ میں غالب ہو سکتے تھے۔ اگر یہ پچھلے وہی پہلے ہوں تو بھی مختلف اوقات میں انسانی حالت کی تبدیل کوئی تعجب انگیز نہیں۔ اور اصل بات یہ ہے کہ جنگ بدر پہلی جنگ ہے جس میں صحابہ کرام کو عمائد مکہ اور صنادید قریش سے مقابلہ کا اتفاق پڑا۔ تو اس پہلی جنگ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آئندہ تو تم کو اگر تم صابر ہوئے تو دس کے ساتھ۔ بیس کو دو سو کے ساتھ۔ سو کو ہزار کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا اور اب تو اس پہلی بار میں اللہ نے تخفیف کی تمہارا مقابلہ اگر دو چند سے ہوا تو کامیاب رہو گے۔ اَلْاٰن اور عَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا صاف تفرقہ کی دلیل ہے۔

پندرھویں آیت۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا الخ۔ مَنْسُوْخَۃٌ بِاٰیَۃِ الْعُذْرِ وَ ھُوَ قَوْلُہٗ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّ قَوْلُہٗ لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ۔ فوز الکبیر میں کہا ہے خِفَافًا کے معنے ہیں کہ نہایت تھوڑے جہاد کے سامان (جیسے ایک سواری ایک نوکر اور معمولی زاد راہ) سے بھی لڑائی کرو۔ اور ثِقَالًا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے نوکر اور سواریاں اور زاد راہ تمہارے پاس ہو۔

سولھویں آیت۔ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً۔ مَنْسُوْخَۃٌ بِقَوْلِہٖ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ۔ فوز الکبیر میں ہے امام احمد ظاہر آیت پر حکم کرتے تھے۔ اور امام احمد کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ کبیرہ کا مرتکب زانیہ ہی کا کفو ہے یا یہ کہ زانیہ کا نکاح پسند کرنا اچھی بات نہیں بلکہ آیت شریف میں حُرِّمَ ذٰلِکَ کا اشارہ زنا اور شرک کی طرف ہے۔ پس نسخ نہ ہوئی۔ یا فَانْکِحُوا الْاَیَامٰی عام ہے اور عام کا ناسخ خاص کو کہنا اجماعی نہیں۔

سترھویں آیت۔ یَسْتَاْذِنُکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ بعض اسے منسوخ کہتے ہیں اور بعض منسوخ نہیں کہتے مگر لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں سستی کی ہے۔ فوز الکبیر میں ہے ابن عباس کہتے تھے منسوخ نہیں اور یہی وجہ اعتماد کے لائق ہے۔

اٹھارھویں آیت۔ لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ اَلْاٰیَۃُ مَنْسُوْخَۃٌ بِقَوْلِہٖ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ قُلْتُ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ النَّاسِخُ مُقَدَّمًا فِی التِّلَاوَۃِ وَ ھُوَ الْاَظْھَرُ۔ میں کہتا ہوں بعد کا مضاف الیہ اَلْاَجْنَاسُ الَّتِیْ مَرَّ ذِکْرُھَا فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّا اَحْلَلْنَا الْاٰیَۃَ۔ پس معنے آیت کے یہ ہوں گے کہ اے نبی تجھے حلال نہیں عورتیں ان چار قسم کے سوا (تری بیبیاں اور مملوکہ اور بَنَاتُ عَمٍّ بَنَاتُ عَمَّاتٍ بَنَاتُ خَالٍ بَنَاتُ خَالَاتٍ جنہوں نے ہجرت کی اور وہ مومنہ جس نے اپنا آپ تجھے بخش دیا) اور وَ لَا اَنْ تَبَدَّلَ اس کی تاکید ہے۔

انیسویں آیت۔ اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا اَلْاٰیَۃَ مَنْسُوْخَۃٌ بِالْاٰیَۃِ بَعْدَھَا۔ میں کہتا ہوں اول تو یہ استحبابی حکم ہے اور اس استحباب کو مٹانے والی قرآن میں کوئی آیت نہیں۔ بلکہ شیخ ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہے کہ میں تو اگر حدیث سے مشورہ لیتا ہوں تو بھی چونکہ وہ کلمات نبویہ سے مشورہ ہے صدقہ دے لیتا ہوں۔ جَزَاہُ اللّٰہُ۔

بیسویں آیت۔ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَھَبَتْ اَزْوَاجُھُمْ مِثْلَ مَا اَنْفَقُوْا قِیْلَ مَنْسُوْخَۃٌ بِآیَۃِ الصَّیْفِ وَ قِیْلَ بِاٰیَۃٍ اُخْرَی وَ قِیْلَ مُحْکَمٌ۔ فوز الکبیر والے فرماتے ہیں ظاہر یہی ہے کہ آیۃ منسوخ نہیں۔ یہ حکم الزمان ہے۔

اکیسویں آیت۔ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا آخر سورۃ کے ساتھ منسوخ ہے اور بات یہ ہے کہ قِیَامُ اللَّیْل ایک امر مسنون ہے۔ آیات شریف میں فرضیت قطعی نہیں اور سنیت قِیَامُ اللَّیْل کی بالاتفاق اب بھی موجود ہے۔

فقرہ ششم۔ ضعف اور قلت کے وقت صبر اور درگذر کا حکم قرآن شریف میں بہت جگہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ آئتیں آیت قتال سے منسوخ ہیں۔ اور یہ بات صحیح نہیں بلکہ قتال کا حکم تاخیر میں رہا ہے۔ سیوطی نے کہا دیکھو باب ناسخ منسوخ اتقان میں۔

اَلثَّالِثُ مَا اَمَرَ بِہٖ بِسَبَبٍ ثُمَّ یَزُوْلُ السَّبَبُ کَالْاَمْرِ حِیْنَ الضَّعْفِ وَ الْقِلَّۃِ بِالصَّبْرِ وَ الصَّفْحِ ثُمَّ نُسِخَ بِاِیْجَابِ الْقِتَالِ وَ ھٰذَا فِی الْحَقِیْقَۃِ لَیْسَ نَسْخًا بَلْ ھُوَ مِنْ قِسْمِ الْنَّسْءِ کَمَا قَالَ تَعَالٰی اَوْ نُنْسِھَا فَالْمُنْسَئُ ھُوَ الْاَمْرُ بِالْقِتَالِ اِلٰی اَنْ یَقْوَی

الْـمُسْـلِمُوْنَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَ بِھٰذَا یَضْعَفُ مَا لَھَجَ بِهٖ کَثِیْـرُوْنَ مِـنْ اَنَّ الْاٰیَـةَ فِـیْ ذٰلِکَ مَـنْسُـوْخَـةٌ بِـاٰیَةِ السَّیْفِ وَ لَیْـسَ کَذٰلِکَ بَلْ ھِیَ مِنَ الْمَنَا بِمَعْنٰی اَنَّ کُـلَّ اَمْـرٍ وَرَدَ یَـجِـبُ اِمْتِثَالُهٗ فِیْ وَقْتٍ مَّا فِعْلُهٗ یَـقْضِیْ ذَالِکَ الْـحُـکْـمُ ثُـمَّ یَنْتَقِلُ بِاِنْتِقَالِ تِلْکَ الْـعِلَّةِ اِلٰی کَلْمٍ اٰخَرَ وَ لَیْسَ بِهٖ نَسْخٌ اِنَّـمَا النَّسْخُ اَلْاِزَالَـةُ لِـلْـحُـکْمِ حَتّٰی لَا یَجُوْزُ اِمْتِثَالُهٗ(یہ حَتّٰی لَا یَجُوْزُ کا لفظ یادرکھنے کے قابل ہے خصوصاً اَلْاٰنَ خَفَّفَ اور اَشْفَقْتُم وغیرہ میں)

فقرہ ہفتم۔ بعض صحابہ اور سلف سے تقیید اور تخصیص اور ابطال وغیرہ کو نسخ کہنا ثابت ہے۔اِلَّا اول توان کے اور ساتھ والوں نے نسخ کے ایسے عام معنے نہیں لئے۔ دوم اگر نسخ کو تغییر کہتے تھے تو ان کے یہاں ایسے معنے کی نسخ قرآن میں آجاوے اخبار سے ممنوع نہ تھی۔ ہمارے صاحبان نسخ کے معنوں میں ان کا محاورہ لیتے ہیں۔اور پھر سنن ثابتہ ہے قرآن کی۔ یہ نسخ تجویز نہیں کرتے عملدرآمد میں اس اصطلاحی نسخ کو نسخ بمعنے رفع الحکم کا مرتبہ دے رکھا ہے۔

فقرہ ہشتم۔ مَا نَنْسَخْ کا جملہ، جملہ شرطیہ ہے اور شرط کا وجود ضرور نہیں ہوتا۔دیکھو اِنْ کَـانَ لِـلـرَّحْـمَـانِ وَلَدٌ والی آیت۔ پس آیت مَـا نَنْسَخ سے مطلق نسخ کا وقوع بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔قرآن میں آیات منسوخہ کا موجود ہونا اس سے کیونکر ثابت ہوسکتا ہے۔ یادرکھو میں مطلق وقوع نسخ کا انکار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہوں کہ قرآن اور صحیحین اور ترمذی میں بالاتفاق منسوخ کوئی حکم نہیں (ترمذی میں جمع صلواتیں ظہریں ومغربین اور قتل شارب کی حدیث بھی منسوخ نہیں۔ تفصیل اس کی دراسات وغیرہ میں موجود ہے)

فقرہ نہم۔مَیں نے بہت ایسے لوگ دیکھے جن کا یہ ڈھنگ ہے کہ جب دو بظاہر متعارض حکموں کو دیکھا اور تطبیق نہ آئی لَا اَعْـلَمُ کہنے سے شرم کھا کر ایک میں نسخ کا دعویٰ کر دیا۔ یا جب کوئی نص اپنے فتوے کے خلاف سنی اول تو لگے اس میں توجیہات جمانے۔ جب یہ کوشش کارگر نہ ہوئی جھٹ دعویٰ کر دیا کہ ان میں سے فلاں حکم اجماع کے خلاف ہے۔ جب اجماع کی غلطی معلوم ہوئی تو اجماع کو مقید کر دیا اور کہہ دیا کہ یہ اجماع اکثر کے اعتبار سے ہے۔ جب اس کو بھی کسی نے خلاف ثابت کیا تو نسخ کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ بظاہر متعارض حکموں میں ایک کو عزیمت پر محمول کر لینے اور ایک کو رخصت پر یا ان کے اختلاف کو اختلاف انواع سمجھنے پر محمول کرنے اور اباحت اصلیہ کو عارضی حرمت پر ترجیح کہا موجب جان لینے اور شریعت کو اسباب اور موانع کا مبین مان لینے سے قریباً کل تعارض رفع ہو سکتے ہیں۔ یہ عجیب قاعدہ تفصیل طلب ہے۔اِلَّا اس خط میں گنجایش نہیں چند مثالیں سن رکھو۔مس ذکر سے وضو کرنا، یا عدم انزال میں غسل کر لینا، ایسا ہی ایک مومن صابر کا دس کفار کا مقابلہ کرنا اور رسول سے گوشہ کرنے میں صدقہ دینا عزیمت ہے اور یہ کام نہ کرنا رخصت۔ وتر کیا ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو رکعتیں باختلاف انواع سب درست ہیں اور یہ اختلاف ایسا ہے جیسے نماز میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کوئی سورۃ پڑھی کبھی کوئی۔خرگوش کے استعمال میں اگر کوئی کراہت کی دلیل پیش کرے (گو دلائل پیش شدہ صحیح نہیں ہیں) تو اس کا کھانے والا اباحت اصلی کو بعد تسلیم تعارض مرجح کہہ سکتا ہے۔

مومن کا عمداً قتل ابدی سزا کا سبب ہے اور قاتل کا سچا ایمان اور رحمت الٰہیہ اور شفاعت شافعین بلکہ توبہ وغیرہ اس ابدی سزا کے مانع ہیں اور تجاذب کی حالت میں قوی کا موثر ہونا ظاہر ہے۔

فقرہ دہم۔ روزمرہ کے مسائل میں رفع یدین اور فاتحہ کا مسئلہ لو۔ جناب شیخ عبدالحق دہلوی سفرالسعادت کی شرح میں فرماتے ہیں۔

علماء مذہب ما بایں مقدار اکتفا نمی کنند و گویند کہ حکم رفع (رَفْع یدین عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَ الرَّفْعُ مِنْهُ وَ الرَّفْع اِبْتِدَاء الثَّـالِثَـه)منسوخ است وچوں ابن عمر را کہ راوی حدیث رفع است دیدند کہ بعد رسول اللہ صلعم عمل بخلاف آں کردہ ظاہر شد کہ عمل رفع منسوخ است واز ابن ہمام نقل فرمودہ در نماز ابتدا حال اقوال و افعال از جنس ایں رفع (رفع یدین در سجدتین) مباح بودہ کہ منسوخ شدہ است۔پس دور نیست کہ ایں نیز ازاں قبیل باشد و مشمول نسخ بود۔انتھٰی۔

شیخ نے نسخ کا مدار اول تو ابن عمر کے نہ کرنے پر رکھا۔ دوم اس پر کہ جب سجدے کے رفع یدین اجماعاً منسوخ ہے تو رکوع کو جاتے اور اٹھتے اور تیسری رکعت کی رفع بھی منسوخ ہوگی اور یہ دونوں باتیں تعجب انگیز ہیں۔اول تو اس لئے کہ ابن عمر کا رفع نہ کرنا ابوبکر بن عیاش نے روایت کیا ہے اور یہ شخص معلول مختلط الخبر ہے۔ دیکھو بخاری کی جزء الرفع اور ابن معین نے تَوَھُّمٌ مِنْ اِبْنِ عَیَاشٍ لَا اَصْلَ لَهٗ۔

دوئم عینی نے بیہقی سے روایت کیا کہ مجاہد کی روایت (ابن عیاش والی) ربیع لیث طاؤس سالم نافع ابوالزبیر محارب بن دثار جیسے ثقوں کے خلاف ہے۔ یہ ثقہ لوگ ابن عمر سے اس رفع یدین کا کرنا نقل کرتے ہیں۔

سیوم ابن عمر سے مسند احمد میں مروی ہے اِنَّـهٗ اِذَا رَاٰی (اِبْـنَ عُـمَـرَ) مُصَلِّیًا لَمْ یَرْفَعْ حَصبَهٗ اور بخاری نے جزء الرفع میں کہا رَمَـاهُ بِالْحَصی۔ بھلا جو شخص یہ تشدد کرے کہ رفع یدین نہ کرنے پر پتھر مارے وہ خود نہ کرے۔

چہارم بخاری نے جزو میں فرمایا ہے لَـمْ یَثْبُتْ مِنْ اَحَـدٍ مِّـنْ اَصْـحَـابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ یَرْفَعْ۔

پنجم ناسخ کو منسوخ کے مساوی ہونا چاہئے۔ یہاں ایک طرف ابن عمر کا معلوم اور بے اصل اثر دوسری طرف ابن عمر سے صحیح ثابت اثر بلکہ مرفوع روایت اور بیہقی کی حدیث جناب ابوبکر سے اور دارقطنی کی عمر رضی اللہ عنہ سے بلکہ پچاس صحابہ کی روایت اور بیہقی کی وہ روایت جس میں فَـمَـا زَالَـتْ تِـلْـکَ الـصَّـلٰوةُ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی موجود ہے۔ اور سیوطی کا اس حدیث کو ازہار میں احادث متواتر سے شمار کرنا۔

ششم مانا کہ ابن عمر سے عدم رفع ثابت ہے۔پھر کیا غیر معصوم پر صرف یہ حسن ظن کر کے کہ اس نے خلاف امر مشرع نہ کیا ہوگا نبی معصوم کے ثابت فعل کو منسوخ کہہ دینا انصاف ہے؟ اور کیا صحابی کا عدم فعل شرعی امر کا ناسخ ہو سکتا ہے؟۔

ہفتم صحابہ پر بڑا سوء ظن ہے کہ انہوں نے منسوخ حدیث رفع یدین کو بیان کیا اور ناسخ کی روایت نہ کی۔

ہشتم جائز ہے کہ ابن عمر نے رفع یدین کو عزیمت خیال فرمایا اور عدم رفع کو رخصت اور رخصت پر عمل کیا۔

نہم۔قیاس، نص کا ناسخ نہیں ہوتا۔

دہم یہاں اصل یعنی سجدے کی رفع یدین کو منسوخ کہنا ہی صحیح نہیں۔فرع یعنے نسخ رفع عندالرکوع والرفع منہ و عندالثالثہ کیونکر ثابت ہوسکتا ہے۔

فائدہ۔ابن زبیر سے یہ رفع ثابت ہے۔اور نسخ کی روایت ان سے بالکل ثابت نہیں۔ ایسا ہی ابن مسعود سے نصًا نسخ ثابت نہیں دوسری بات کی غلطی سجدتین کی رفع نسائی میں مالک بن حویرث سے۔ابوداؤد میں عبداللہ بن زبیر سے جس کی تصدیق ابن عباس نے کی۔ ابن ماجہ میں ابوہریرہ سے موجود ہے۔ان روایات پر جو کچھ کلام ہے اس کا محل اور ہے اور سجدتین کی رفع۔ انس۔ ابن عمر۔ ابن عباس۔حسن بصری۔ عطا۔ طاؤس۔ امام مالک۔شافعی کا مذہب ہے۔ اگر اجماعاً یہ رفع منسوخ ہوتی تو یہ خلاف کیوں ہوتا۔

دوم اثبات کی روایات کو ایسی جگہ نفی کی روایات پر خواہ مخواہ ترجیح حاصل ہے۔

سوم ثقہ کی زیادتی مقبول ہونے میں جمہور کا اتفاق ہے اور سجدتین کی رفع ثقات کی زیادتی ہے۔

چہارم جن لوگوں نے نفی کی روایت کی ہے ان کی روایت اس لئے مضر نہیں کہ یہ رفع یدین سجدتین کے وقت رسول اللہ صلعم نے کبھی ترک کی اور راوی نے رفع یدین کرتے نہ دیکھا اس لئے عدم رفع کی روایت کر دی۔

صاحب ہدایہ نے ترک فاتحہ خلف الامام پر اجماع صحابہ کا دعویٰ کیا ہے۔ ابطال دعویٰ اجماع کی تفصیل کا محل نہیں انشاء اللہ کسی اور جگہ مذکور ہوگا۔

صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ترمذی نے عبادہ کی حدیث میں کہا ہے کہ اکثر اہل علم صحابہ کرام سے فاتحہ خلف امام کے وجود پر ہیں اور بخاری نے جزالقراۃ میں فرمایا ہے بے شمار تابعین قراءت خلف الام کا فتویٰ دیتے تھے۔وَ لَمْ یَکُـنْ اَحْـمَدُ یقْدَمُ عَلَی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ عَمَلًا وَلَا رَاْیًـا وَ لَا قِیَـاسًـاوَ لَا قـول صَـاحِب وَ لَا عدم عِـلْـمِـهٖ بِـالْـخِلَافِ الَّـذِیْ یُسَمِّیْهِ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اِجْـمَـاعًا وَ یُقَدِّمُوْنَهٗ عَلَی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ وَ قَدْ کَـذَّبَ اَحْـمَـدُ مَـنِ ادَّعَـی الْاِجْـمَاعَ وَ لَمْ یَمْتَنِعْ تَقْدِیْمُهٗ عَلَی الْحَدِیْثِ الثَّابِتِ وَ کَذٰلِکَ الشَّافِعِیُ اَیْـضًـا نَـصَّ فِیْ رِسَالَةِ الْجَدِیْدِ عَلٰی اَنَّ مَا لَمْ یُعْلَمْ فِیْهِ الْخِلَافُ فَلَیْسَ اِجْمَاعًا وَ نُصُوْصُ رُسِوْلِ اللّٰه صَـلْـعَـم عِـنْدَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَ سَایِرِ اَئِمَّةِ الْحَدِیْثِ اَجَـل مِـنْ ان یـقْـدَمَ عَلَیْهَا تَوَهُّم اِجْمَاعٍ مَضْمُوْنُهٗ عَدْمُ الْعِلْمِ بِالْخِلَافِ وَ لَوْ سَاغَ تَعَطَّلَتِ النُّصُوْصُ وَ سَاغَ لِکُلِّ مَنْ لَمْ یَعْلَمْ مُخَالِفًا فِیْ حُکْمِ مَسْئَلَةِ اَنْ یُـقَـدِّمَ جَهْـلَـهٗ بِـالْـمُخَالِفِ عَلَی النُّصُوْصِ فَھٰذَا ھُوَ الَّـذِیْ اَنْـکَـرَهُ الْاِمَـامُ اَحْمَدَ وَ الشَّافِعِی مِنْ دَعْوَی الْاِجْمَاعِ لَا یَظُنُّ بَعْضُ النَّاسِ اَنَّهٗ اِسْتِبْعَادُ الْوُجُوْدِ۔

فقرہ۔سورہ کافرون میں لَـکُـمْ دِیْنُکُمْ وَ لِـیَ دِیْـنِ کا جملہ عام لوگوں کی زبان پر منسوخ ہے اور فی الواقع منسوخ نہیں کیونکہ دین کے معنے لغت میں جزا اور سزا کے ہیں۔ پس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ جس کو تم پوجتے ہو ہم اسے نہیں پوجتے اور جس کو ہم پوجتے ہیں تم نہیں پوجتے۔تم کو تمہاری سزا ہے اور ہم کو ہماری جزا۔ دیکھو حماسہ۔

وَلَـمْ یَبْـقَ سِـوَی الْـعُـدْوَانِ
دِنَّـا ھُـمْ کَـمَـا دَانُـوْا

وَرَدَ کَـمَـا تَـدِیْنُ تُدَانُ مشہور ہے۔اور اگر دین کے مشہور معنے میں لیں تب آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ ہرگاہ تم باز نہیں آتے اور صرف سچے معبود ہی کی پرستش نہیں کرتے اور بتوں کی پرستش کرتے ہو تو ہم بھی وہ کریں گے جو ہمارے دین میں ہے کہ تم سے بہ جہاد پیش آویں گے۔ غرض آیت جہاد کی مانع نہیں۔

فقرہ۔عزیز من خاتمہ خط پر ایک ضروری فائدہ لکھ کر خط کو اب ختم کرتا ہوں۔

فائدہ۔ حدیث یا قرآن کریم کے موافق ہے یا قرآن کی تفسیر ہے یا ایسے حکم کی مثبت ہے جس کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں معلوم نہیں ہوا۔پس جو حدیث صحیح ہمیں زائد علی کتاب اللہ نظر آئے وہ نبی کریمؐ کا استنباط ہے قرآن کریم سے۔ ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ مَـنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔

دیکھو حدیث سے بھتیجے کا نکاح اس کی پھوپھی پر اور بھانجے کا اس کی خالہ پر حرام ہے۔ حدیث سے رضاع کی حرمت، نسبتی حرمت کی طرح ثابت ہے حالانکہ قرآن کریم میں اُحِلَّ لَـکُـمْ مَا وَرَاءَ ذَالِکُمْ عام موجود ہے۔وطن میں رہن کا رکھنا، جدّہ کو وارث بنانا، بِـنْـتُ الْاِبْنِ کو سدس دلانا، حائض پر روزہ نماز چند روز موقوف سمجھنا۔ نہایت ضعیف خبر سے نَبِیْـذُ التَّـمْـر کے ساتھ وضو کر لینا حالانکہ قرآن میں پانی نہ ہو تو تیمّم کا حکم ہے، ادنیٰ مہر کے لئے مفلس سے مفلس کے لئے دس درہم معین کرنا، لَا یَـرِثُ الْـمُسْـلِمَ الْـکَـافِرُ پر عمل کرنا، چور کا پاؤں کاٹنا حالانکہ قرآن میں ہاتھ کاٹنا مذکور ہے۔طواف میں قیاساً طہارت کی شرط کا ایزاد کرنا حالانکہ قرآن مطلق ہے، مغمی علیہ سے اعمال حج دوسرا ادا کر دے اسے جائز قرار دینا حالانکہ صوم عن المیت میں اَنْ لَّیْـسَ لِلْاِنْسَـانِ اِلَّا مَا سَعٰی کا عذر ہے، عاقلہ پر دیت کا حکم لگانا وَ لَا تَـزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْـرٰی کا خلاف بجالانا، نہایت ہی ضعیف حدیث سے نماز میں ہنس پڑنے کو ناقض وضو جاننا اور اونٹ کے گوشت کھانے کو ناقض نہ ماننا۔ضعیف خبر سے غسل جنابت میں مضمضہ و استنشاق کو فرض کر دینا بااینکہ وضو میں مضمضہ و استنشاق کی فرضیت سے انکار ہے، موزہ پر مسح کرنے میں جواز کا فتویٰ اینکہ عمامہ پر مسح سے انکار ہے۔ اور حدیثیں دونوں کی مساوی ہیں اور ایسی ہی صدہا جگہ احادیث سے قرآن پر ایزاد ماننا اور کہیں انکار کرنا۔ اور مقدام بن معدیکرب کی اس حدیث پر خیال نہ کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَا اِنِّـیْ اُوْتِیْتُ الْـقُرْاٰنَ وَ مِثْـلَـهٗ مَـعَـهٗ اَلَا یُـوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانَ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنَ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَھْلِیُّ وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ لُقْطَةُ مُعَاھِدٍ۔مَیں اب اس خط کو تمام کرتا ہوں۔رَبَّـنَـا اٰتِـنَـا فِی الدُّنْیَـا حَسَـنَـةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو

(آصف محمود باسط۔ لندن)

یہ مئی 2011 کی ایک خوبصورت شام کا ذکر ہے۔شمالی لندن میں واقع مشہور قبرستان Highgate Cemetry سے متصل قدیم گرجا میں معروف دانشور اور مصنف طارق علی نے مشہور مفکر اور فلسفی کارل مارکس پر لیکچر دینا تھا۔اس قبرستان کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انگریزی ادب اور انگریزی فلسفہ اور انگریزی فکر و فن کے بڑے بڑے نام مدفون ہیں۔اسی قبرستان میں مشہور فلسفی کارل مارکس بھی مدفون ہیں اور اسی مناسبت سے اس تقریب کے لئے بھی اس مقام کا انتخاب کیا گیا۔ لیکچر کا موضوع تھا ’’کارل مارکس اور عرب دنیا میں بیداری کی حالیہ لہر‘‘۔

طارق علی کی گفتگو ہمیشہ کی طرح بہت موثر اور علمیت سے بھرپور تھی۔ کیوں نہ ہو۔ان کا خمیر پاکستان کی علمی اور فکری گھٹن سے اٹھا ہے۔انہوں نے مارشل لاء کے خلاف پرزور احتجاج کیا اور اپنی مؤثر گفتگو سے نوجوانوں کو سڑکوں پر لے آئے۔ ان کے فکر کے پس منظر میں موچی دروازے کے سیاسی جلسوں کے نعروں کی گونج سنائی دیتی ہے۔پھر وہ پاکستان کے مایہ ناز صحافی مظہر علی خان کے صاحبزادے ہیں جنہوں نے ظالم آمریت کے آہنی شکنجوں میں جکڑے ہوئے ماحول میں بھی Viewpoint جیسا دبنگ جریدہ نکال کر صحافت کے وقار کو برقرار رکھا۔ یہاں صحافت سے مراد موجودہ دور کی زرد صحافت اور اس کا نام نہاد وقار نہیں، بلکہ یہ اس صحافت کی بات ہے جس میں پاکستان نے فیض احمد فیض، مظہر علی خان، عزیز صدیقی، چراغ حسن حسرت، مولانا صلاح الدین احمد، عبدالمجید سالک اور ثاقب زیروی جیسے بلند پایہ صحافی پیدا کئے۔

تو بات ہو رہی تھی طارق علی کے لیکچر کی۔انہوں نے بڑے خوبصورت انداز میں عرب دنیا کے حالیہ بحران، وہاں کے عوام میں احتجاج کی لہر کا تجزیہ پیش کیا۔ لیکچر کے عنوان میں جسے بیداری کی لہر کہا گیا ہے، اسے ہم نے دانستہ احتجاج کی لہر لکھا ہے، کیونکہ موجودہ رجحان دنیا بھر میں یہ بنتا جا رہا ہے کہ ہر احتجاج کو بیداری کی لہر سمجھ لیا جاتا ہے، جبکہ زیادہ تر احتجاج بیداری کی بجائے بیزاری کی لہر کا نتیجہ ہوتے ہیں۔پھر طارق علی نے اس پوری صورتحال کا مارکسی تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ ایسا احتجاجی جلوس جو درجنوں لوگوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر ہزاروں اور پھر لاکھوں اور پھر کروڑوں میں بدل جاتا ہے، مارکس اس کا سبب موت کے جبلی خوف کا ختم ہو جانا بتاتا ہے۔

یہ لندن کے ایک قبرستان سے متصل ایک چھوٹے سے قدیمی گرجا میں ہونے والا ایک لیکچر تھا۔ کچھ فرلانگ دور کارل مارکس ابدی نیند سو رہا تھا۔لیکچر ختم ہوا۔لوگوں نے تالیاں بجائیں اور رخصت ہو گئے۔مگر مجھے پاکستان کے شہر لاہور کی ایک شام کا خیال آ گیا۔ یہ 1945ء میں لاہور شہر کی ایک شام تھی۔میں اس کا چشم دید گواہ نہیں مگر چشم تصور سے انسان بہت سی مجالس، بہت سے لوگوں بہت سے واقعات کا تقریباً گواہ بن جاتا ہے۔ لاہور میں واقع احمدیہ ہاسٹل میں طلباء کی ایک کثیر تعداد جمع تھی۔ان سے جماعت احمدیہ کے امام، مسیح موعود اور امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دوسرے جانشین اور خلیفہ، امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خطاب فرمانے والے تھے۔وہ شخص جس کے بارہ میں خدا نے فرمایا کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔وہ شخص جو دین، دنیا، سیاست، ریاست، لیاقت ہر چیز کا بے تاج بادشاہ تھا۔تو یہ اس غیر معمولی شخصیت کے حامل امام کا خطاب تھا جس کا موضوع تھا ’’اسلام کا اقتصادی نظام‘‘۔

یہ خطاب کتابی شکل میں طبع ہو کر ’’انوار العلوم‘‘ کی 18 ویں جلد میں شامل ہے۔اس خطاب میں حضورؓ نے اقتصادیات کا اسلامی تصور بہت ہی لطیف اور خوبصورت انداز میں پیش فرمایا۔مغربی مفکرین میں سے اکثر خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی اقتصادیات کے تصور نے مولانا مودودی کی تصنیف ’’اسلامی معاشیات‘‘ سے جنم لیا۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں۔مودودی صاحب کی اسلامی معاشیات 1946 میں منظر عام پر آئی۔ جبکہ حضرت مصلح موعودؓ کا لیکچر 1945ء میں منظر عام پر آیا۔پھر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی اضافی بات نہیں لکھی جس کا احاطہ حضورؓ کے لیکچر میں نہ کیا گیا ہو۔

حضورؓ نے اس لیکچر میں اسلامی اقتصادیات کو تو کھول کر بیان کیا ہی، مگر ساتھ دنیا کے دیگر اقتصادی نظاموں پر بھی سیر حاصل گفتگو فرمائی، اور کمیونزم (Communism) کا تو بہت گہرائی میں جائزہ لیا۔ یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کمیونزم وہ اقتصادی نظام ہے جس کی نبیادیں مارکسی فلسفہ پر استوار کی گئیں۔ مارکسی فکر سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف ایک پُرزور آواز تھی۔ یہ آواز اس قدر پُرزور تھی کہ ساری دنیا میں نہ صرف سنی گئی بلکہ دنیا نے اس آواز پر غور فکر بھی کیا۔ سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) جہاں سرمایہ دار کو مالدار سے مالدار تر کرتا ہے، وہاں غریب کو غریب تر کرنا بھی اس کی سرشت کا حصہ ہے۔ پس دنیا میں جہاں جہاں غریب سرمایہ دارانہ نظام کے ہاتھوں غریب تر ہوتے جا رہے تھے، وہاں کارل مارکس کے فلسفہ کو مقبولیت حاصل ہوتی گئی۔ مارکس نے دولت کی تقسیم کا انقلاب انگیز نظریہ پیش کیا۔ یہ نظریہ اپنے اندر بہت سے تضاد رکھتا تھا، مگر غربت زدہ عوام کو Capitalism کے مقابلہ پر اٹھنے والی کوئی بھی آواز قابل قبول تھی۔ اور پھر مارکسی فلسفہ تو بہت مضبوط نظریاتی اساس رکھتا تھا۔پس مارکسی فلسفہ کی بنیاد پر اٹھنے والا اقتصادی نظام کمیونزم ایک ترقی پسند، ترقی پذیر اور بہت مقبول نظام بن گیا۔

مگر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے اس لیکچر میں کھول کر بیان فرما دیا کہ اگر سرمایہ دارانہ نظام دنیا کے مسائل کا حل نہیں، تو اشتراکیت یا کمیونزم بھی کوئی امرت دھارا نہیں۔ دونوں نظام اپنے اندر ایسے نقائص رکھتے ہیں جو ناکامی پر منتج ہوں گے۔ یہ بات ہے 1945 کی، جب کمیونزم ایک بہت بڑی طاقت تھی۔ جب اشتراکیت کے خلاف بات کرنا دانشمندی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ اسی لئے سرمایہ دارانہ نظام کے حامیوں کے علاوہ بڑے قد آور مفکرین بھی اُس دور میں اِس نظام پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتے رہے۔ اگرچہ بعد میں جب اس نظام کے نقائص کے آثار ظاہر ہوئے تو دانشوروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اس دور میں ہی اس نظام کے نقائص کھول کر بیان کر دیئے اور بتا دیا کہ زندگی کے ہر دوسرے نظام کی طرح اقتصادیات میں بھی کامیابی کی ضمانت خدا تعالیٰ کے نبی باکمال صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی کتاب کامل اور اس کے ذریعہ سے دنیا تک پہنچنے والی کامل شریعت کے علاوہ کہیں اور میسر نہیں آسکتی۔

پھر وقت کی آنکھ نے دیکھا کہ اشتراکیت اپنے طبعی انجام کو کس طرح پہنچی۔ سرمایہ دارانہ نظام بھی اپنے انجام کو پہنچ چکا مگر اس کا اعتراف کرنا باقی ہے۔تو ہائی گیٹ میں ہونے والی اس تقریب میں، ہمارا دھیان تو تمام وقت اس chapel کی کھڑکی سے باہر اس طرف رہا جہاں کارل مارکس دفن تھا۔ اس جگہ کی اہمیت لوگوں کے لئے تو یہ ہے کہ یہاں ایک بہت بڑا مفکر دفن ہے۔ مگر اس پورے پس منظر میں ہمیں تو اس جگہ کی اہمیت یہ محسوس ہوتی ہے کہ یہاں ایک بہت بڑا مفکر اور ایک بہت بڑا نظام دفن ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جہاں سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت کا تقابلی جائزہ لیا ہے، وہاں یہ ذکر بھی فرمایا ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام اور اشتراکیت کے عزائم مشترک ہیں، مگر ان عزائم کے حصول کی راہیں جدا ہیں۔ وہ جو فرمایا کہ:

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

تو اس بات کا عملی ثبوت انسان تاریخِ عالم میں کئی بار دیکھ چکا، مگر اس نظام کے ختم ہونے سے ایسے نظاموں کا نابینا پن نہایت کھلے طور پر سامنے آیا۔ وہ نظام جو ایک بہت مضبوط نظریاتی اساس پر قائم تھا، جو بہت مقبول تھا، جو غریب کی کفالت اور وکالت کرتا تھا، جو اور بہت سے نیک عزائم رکھتا تھا، آج اپنے مفکر کے ساتھ آسودۂ خاک ہے۔ اس لئے کہ اس نظام میں بہت کچھ تھا جو بہت اچھا تھا، مگر وہ روشنی نہیں تھی جو کفیل، وکیل، رحیم، رحمان اور سمیع خدا کو ماننے سے پیدا ہوتی ہے۔

جہاں تک عالم اسلامی میں موجزن بیزاری کی لہر میں بیداری کے فقدان کا تعلق ہے، اس کی وجوہات پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ یہ مارکسی تجزیہ کے مطابق موت کے جبلی خوف سے نجات کے نتیجہ میں ہے یا مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ کے مطابق تمام جبلّتوں کی کج روی کے نتیجہ میں۔ یہ قضیہ طارق علی صاحب اور دیگر معاشرتی سائنسدانوں کے لئے چھوڑ رکھتے ہیں۔لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اگر تجزیہ صورتحال کا حل تلاش کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تو آسمانی روشنی کے بغیر نہیں ہو سکے گا۔

ایسا تجزیہ آج اگر کہیں ملے گا تو صرف اس زمانہ کے امام کے یہاں، اور کہیں نہیں۔ بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا بیان فرمودہ مسئلہ دار الحرب و دار الاسلام، آپؑ کے دوسرے جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی عرب دنیا کے لئے بے مثال ہدایات، آپؑ کے چوتھے جانشین حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبات جو ’’خلیج کا بحران اور نظام جہانِ نو‘‘ کے نام سے شائع شدہ ہیں اور آپؑ کے پانچویں اور موجودہ جانشین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ خطبات جو حضور انور نے 2011ء کے ابتدائی مہینوں میں ارشاد فرمائے۔ اگر اس دور میں عالم اسلام نے بحران سے باہر آنا ہے تو یہی ایک صورت ہے کہ امام وقت حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ حاصل ہونے والی آسمانی روشنی میں تجزیہ کریں اور حل تلاش کریں۔ ورنہ ان کے لئے امن کی اور کوئی ضمانت نہیں۔

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

’’ریسرچ سیل‘‘ ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع۔

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس: 0092476215953، Res:047614313,

Mob: 03344290902، فیکس نمبر: 0092476 211943

ای میل: **tahqeeq@gmail.com, tahqeeq@yahoo.com، ayaz313@hotmail.com,**

انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(عطاء النور)

11 مارچ 2011ء کو جاپان میں آنے والے ہولناک زلزلہ نے پھر ایک بار زمین اور اس کے باسیوں کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔

جاپان میں آنے والا یہ زلزلہ بھی کوئی معمولی زلزلہ نہیں تھا۔ 11 مارچ 2011ء کو آنے والا یہ زلزلہ جاپان کی تاریخ کا سب سے ہولناک اور بھیانک زلزلہ تھا اور دنیا کی تاریخ میں 1900ء کے بعد آنے والا چوتھا بڑا زلزلہ تھا جس نے نہ صرف بڑے پیمانے پر تباہی مچائی بلکہ کئی مزید خطرات کو بھی جنم دیا۔ اس زلزلہ کی شدت ریکٹر سکیل پر 9.0 تھی جس کی گہرائی محض 24.4 کلومیٹر تھی۔ اس زلزلہ نے سمندر کے نیچے 186 میل لمبی اور 93 میل چوڑی سطح سمندر کو بلند کیا۔ یہ اس وقت ہوا جب pacific ٹیکٹونک پلیٹ شمالی امریکی پلیٹ میں جا گھسی جس سے جاپان کا جزیرہ 13 فٹ امریکہ کی جانب سرک گیا اور یوں ایک بار پھر زمین اپنے ایکسس سے 6.5 انچ ہل گئی جس نے دنوں کو پہلے سے مزید 1.6 مائیکرو سیکنڈ کم کر دیا۔ اس عمل کو آئس سکیٹ افیکٹ (Ice Skate Effect) کہتے ہیں۔ جس طرح برف پر کرتب دکھانے والا جب اپنی بانہیں اندر کو سکیڑتا ہے تو اس کے گھومنے کی رفتار اپنے ہی ایکسس پر تیز ہو جاتی ہے لیکن جب وہ انہیں بانہوں کو آہستہ آہستہ پھیلاتا ہے تو اس کی رفتار دھیمی پڑتی جاتی ہے۔ بالکل یہی حال ہماری زمین کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ زمین اپنے اطراف سے زیادہ بھاری ہو گئی ہے جس سے اس کے گھومنے کی رفتار کم پڑ گئی ہے۔

سونامی

زلزلہ کی وجہ سے جو قہر زمین پر اور سمندر کی سطح پر برپا ہوا اس نے ایک ہولناک سونامی کو بھی جنم دیا جس کی 10 میٹر (33 فٹ) اونچی لہروں نے کئی آبادیوں کو ویرانوں میں تبدیل کر دیا۔ اس کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ٹنوں وزنی ریل گاڑیوں اور بحری جہازوں کی حیثیت تو اس آفت کے سامنے ہیچ تھی۔

اٹامک ری ایکٹر

پھر اس زلزلہ نے فوکوشیما میں ایک اٹامک ری ایکٹر کو بھی اپنا نشانہ بنا ڈالا۔ جس سے بڑے پیمانے پر تابکاری پھیلنے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

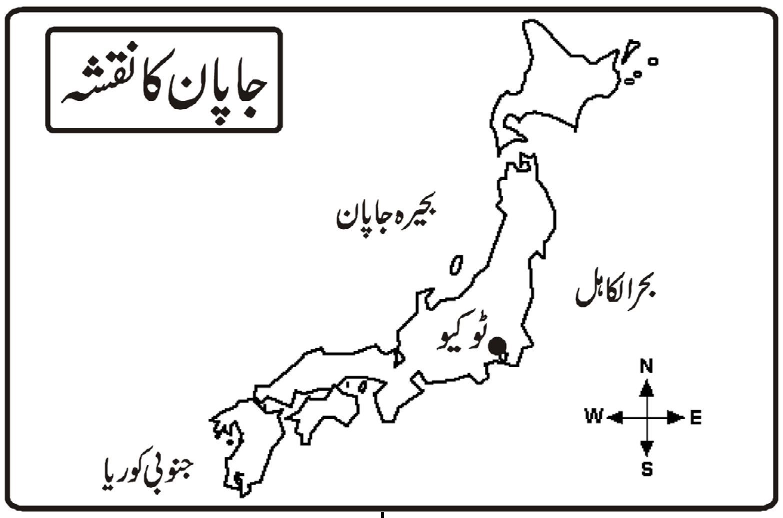

آتش فشاں پہاڑ

ابھی جاپان ان تمام تباہیوں سے سنبھلا نہیں تھا کہ 14 مارچ کو جاپان کے جنوب مغرب میں واقع Shinmoedake آتش فشاں پہاڑ بھی پھٹ پڑا جس نے 4 کلومیٹر تک پتھروں اور راکھ کی بارش کر دی۔ اگرچہ اس سے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا۔ کریشیما پہاڑی سلسلہ میں واقع اس آتش فشاں کا دھماکہ گزشتہ 52 سالوں میں بدترین تھا۔

یہ محض خدا کا فضل ہے کہ ابھی ایک اور بڑی آفت کو اس نے روک رکھا ہے۔ ماؤنٹ فیوجی کی ہولناک طاقت اور وحشت سے بھی جاپانی اچھی طرح واقف ہیں جو بڑے عرصہ سے سو رہا ہے۔ یہ لاوے سے بھرا پہاڑ ماضی میں اپنا رعب اور دبدبہ منوا چکا ہے۔

جاپان میں 1991ء سے قبل قریباً ساڑھے بارہ سو سال میں 12 بڑے زلزلے آئے جن کی شدت ریکٹر سکیل میں 6 سے اوپر تھی۔ لیکن 1991ء کے بعد 28 شدید زلزلے آ چکے ہیں۔ جن کی شدت ریکٹر سکیل پر 6 سے اوپر تھی۔

(بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26/مارچ 2011ء)

کسوموں مشن (Kenya) کی تبلیغی مساعی کا مختصر تذکرہ

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ کینیا)

یونیورسٹی طلباء کی آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسوموں (Kisumu) مشن میں متلاشیان حق کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس سلسلہ میں ایسے لوگوں کی رہنمائی اور معاونت کی جاتی ہے۔

گزشتہ سال بھی Maseno یونیورسٹی کے طلباء کے دو گروپ اپنے اساتذہ کی نگرانی میں مشن ہاؤس آئے جن کو معلومات کے علاوہ لٹریچر بھی فراہم کیا گیا۔ اس کے بعد اس یونیورسٹی کے طلباء انفرادی طور پر بھی آتے رہتے ہیں جنہیں بھرپور معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

امسال 2/مارچ بروز ہفتہ Mount Kenya یونیورسٹی کے 26 طلباء و طالبات کا ایک وفد اپنے دو اساتذہ ایک مقامی پادری کی رہنمائی میں ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مشن ہاؤس آئے۔ ان کا بھرپور استقبال کیا گیا اور دو گھنٹے تک انہیں اسلام کے بنیادی عقائد، مسجد کی غرض وغایت اور آداب مساجد، جماعت احمدیہ کا تعارف وغیرہ پر گفتگو ہوئی۔ طلباء کو سوالات کا موقع دیا گیا جس میں انہوں نے اسلام میں انسانی حقوق، مذہبی آزادی، غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ، اسلام میں عورت کا مقام اور بعض مسلمان گروپوں کی طرف سے دہشت گردی کی کارروائیوں سے متعلق سوالات کئے جن کے کافی وشافی جوابات دیئے گئے۔ بعد میں انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔

ان کی خواہش پر لائبریری کے لئے قرآن کریم انگریزی اور سواحیلی تراجم کے دو نسخے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کے دو نسخے، Jesus in India وغیرہ کتب بھی لائبریری کے لئے تحفہ کے طور پر دیں۔ جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ بعض نے پھر آنے کی خواہش بھی کی تا کہ مزید معلومات حاصل کر سکیں۔ یہ سب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ڈگری کلاسز کے سال دوئم کے طلباء وطالبات تھے۔

۞۞۞۞۞۞

UNCR Consultation Forum میں شرکت

28/مارچ تا 30/مارچ 2011ء کسوموں میں "UNCR Consultation Forum for Adults (Nyanza Province)" کا ایک پروگرام ہوا جس میں بہت سی مقامی وانٹرنیشنل NGOs، سرکاری افسران، سوشل ورکرز اور مذہبی تنظیمیں مدعو تھیں۔ خاکسار اپنے ریجن کے چھ اضلاع کی مختلف کمیٹیوں اور صوبائی سطح پر بچوں سے متعلق کمیٹی کا ممبر ہے اور جماعت کی نمائندگی کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ خاکسار کو اس پروگرام میں بطور مسلم نمائندہ مدعو کیا گیا۔ اور خاکسار نے کمیٹی کے تمام اجلاسوں میں مسلم کمیونٹی کی نمائندگی کی اور ابتدائی تعارف اور پھر بحث میں حصہ لیتے ہوئے جماعت کا تعارف اور اس کی عالمی سطح پر انسانیت کے لئے مختلف خدمات بیان کرنے کا موقع ملا۔ خصوصاً اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیموں، ان کے لائحہ عمل، ان کی مالی وعملی خدمات کو بیان کیا۔ کیونکہ اس فورم میں بچوں سے متعلق معلومات کو خصوصی طور پر زیر بحث لایا جا رہا تھا۔ اس لئے سب کچھ بہت دلچسپی سے سنا گیا۔

اس اجلاس میں شامل انٹرنیشنل تنظیموں، مقامی و غیر ملکی NGOs، سرکاری افسران اور دیگر مذہبی نمائندوں تک جماعت کا تعارف، پیغام اور خدمات پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

آخری اجلاس سے قبل انتظامیہ نے خاکسار کو یہ سب کچھ تحریری طور پر دینے کے لئے کہا چنانچہ فوری طور پر ایک نوٹ تیار کر کے انہیں دیا گیا جسے انہوں نے اپنی رپورٹ میں شامل کر لیا۔

اس موقع پر تمام نمائندگان کو جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کا پیغام ہر جگہ اور ہر شخص تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں۔ بہتر ہے کہ سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔ کسی قسم کی دقت کی صورت میں مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ کر لیں۔

صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت کے مطابق ربوہ کے ماحول میں نئی کالونی بنانے کے لئے مضافاتی کمیٹی سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد ملکی قانون کے تحت اسے رجسٹر کرنا ہوگا۔ لہذا احباب سے گزارش ہے کہ جب بھی کسی نئی کالونی میں پلاٹ خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تا کہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا علاج اور اولاد نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت میاں عبدالسبحان صاحبؓ۔ لاہور (یکے از صحابہ 313)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23؍اپریل 2009ء میں حضرت میاں عبدالسبحان صاحبؓ آف لاہور کا مختصر ذکرخیر شامل ہے۔

حضرت میاں عبدالسبحان صاحبؓ حمال تھے۔ آپ کے والد محترم عبدالغفار کشمیری کا تعلق بھاٹی دروازہ کے کشمیری خاندان سے تھا۔ حضرت میاں صاحبؓ کی بیعت 23؍اپریل 1889ء کی ہے۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں اندراج 88 نمبر پر ہے اور پیشہ ملازم ریلوے تحریر ہے۔ پھر آپؓ ہجرت کر کے قادیان آگئے جہاں مکانوں کی سفیدی کا کام کرتے تھے۔

آپؓ کے واقعہ بیعت سے متعلق رجسٹر روایات میں درج ہے کہ ''مستری عبدالسبحان صاحب کو قاضی غلام قادر صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول اور ان کے بیٹے عبدالغنی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی تحریک کی۔ کہنے لگے کہ میری غرض تو بیعت سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بیعت نہیں کرتا مگر ساتھ ہی تجویز پیش کی کہ ان کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں ادب سے خط لکھو کہ اس کا مطالبہ خدا کے دیدار کرنے کا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے یہ عنایت نامہ صادر ہوا کہ:

''دل لگا کر نماز پڑھو اور اپنی زبان میں دعائیں مانگتے رہو یہی طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا''

اس مبارک تحریر سے ان کا دل یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہی سچ ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ اپریل 2008 میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے بارہ میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

''20؍اکتوبر 1899ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا ایک پتلا سا گورے رنگ کا ہے''۔ (تذکرہ صفحہ 248 جدید ایڈیشن)

گوکہ اُس وقت حضورؑ نے اِس پیشگوئی سے مراد عزیز خدا کی طرف سے ایسے نشان کا ظہور لیا جو روشن اور بیّن الظہور ہو۔ تاہم یہ رؤیا اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے بھی پوری ہوئی۔ اس رؤیا میں جو لڑکا دکھایا گیا تھا وہ حضورؑ کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ تھے جو آپؑ کے سب سے بڑے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے بیٹے تھے جو حضورؑ کی زوجہ اول محترمہ حرمت بی بی صاحبہ دختر مرزا جمیعت بیگ صاحب (جو حضورؑ کے ماموں زاد تھے) کے بطن سے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر 25دسمبر 1930ء کو بیعت کرنے کی توفیق ملی لیکن حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ جو 3؍اکتوبر 1890ء کو اُن کی زوجہ اول محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے، 1906ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ جس وقت حضورؑ نے یہ عظیم الشان رؤیا دیکھا تھا، اُس وقت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی عمر قریباً نو سال تھی اور وہ حضورؑ کے مخالف خاندان میں پرورش پا رہے تھے۔ چنانچہ آپؓ کی بیعت ایک عظیم الشان نشان ہے جس کے بعد خاندان کے دیگر افراد کو بھی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے صاحبزادی نصیرہ بیگم بنت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کے موقع پر اپنے بچپن کی یادوں کے حوالہ سے فرمایا کہ میں سکول کی طرف سے ایک دن آرہا تھا کہ سامنے تقریباً میرا ہی ہم عمر ایک چھوٹا لڑکا گزر رہا تھا۔ ایک دوست نے اُس لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: میاں تیرا بھتیجا آگیا ہے۔ اُس وقت کی عمر کے لحاظ سے بھتیجے کو نہ معلوم میں نے کیا سمجھا کہ میں نے یہ الفاظ سنتے ہی ایک چھلانگ لگائی اور دوڑ کر گھر چلا گیا۔ میرے لئے یہ فقرہ اس وقت ایسا ہی شرمناک تھا جیسے کسی کو کہہ دیا جائے کہ غلطی سے تم مجلس میں ننگے آگئے ہو۔ میں بھی یہ فقرہ سنتے ہی دوڑ پڑا۔ انہوں نے کوشش کی پکڑ کر ہم دونوں کو آپس میں ملا دیں۔ لیکن میں ان سے پکڑا نہیں گیا۔ کچھ دنوں کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور غالباً قاضی امیر حسین صاحب نے کوشش کر کے ہم دونوں کو اکٹھا کر دیا۔ گھر اگرچہ ہمارے پاس پاس ہی تھے مگر مرزا سلطان احمد صاحب چونکہ باہر ملازم تھے اور ان کے بچے بھی باہر ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اس لیے اپنے بھتیجے کو دیکھنے کا میرے پاس یہ پہلا موقع تھا۔ اُن دونوں نے ہم کو اکھٹا کر دیا اور پھر اس کے بعد بھی یہ دونوں ہم کو آپس میں ملاتے رہے۔ اِس کے بعد انہوں نے میرے کانوں میں یہ بات ڈالنی شروع کر دی کہ اپنے ابّا سے کہو یہ بچہ بیعت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ بچے نے کیا بیعت کرنی ہے اس کو کیا پتہ کہ احمدیت کیا ہے اور ہم کس غرض کے لیے مبعوث ہوئے ہیں۔ مگر یہ پھر بھی میرے پیچھے پڑے رہے اور مجھے کہتے رہے کہ جا کر کہو اِس نے بیعت کرنی ہے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اجازت دیدی اور فرمایا: اُسے جا کر گھر میں لے آؤ۔ چنانچہ میں انہیں اپنے گھر لے گیا۔ حضورؑ اس وقت کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ آپؑ نے اس بچے کو دیکھا۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کوئی بات کی جو اس وقت مجھے یاد نہیں اور پھر ہم چلے آئے اس کے یہ معنی تھے کہ گویا انہیں ہمارے گھر میں آنے کا پاسپورٹ مل گیا ہو۔ پھر میں بھی بڑا ہوا اور وہ بھی بڑے ہوئے اور انہوں نے حضورؑ کی دستی بیعت کرلی۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں قادیان سے باہر ملازم تھے اس لئے آپؓ کی ابتدائی تعلیم مختلف مقامات پر ہوتی رہی۔ لیکن 1901ء میں آپؓ تعلیم الاسلام سکول میں تعلیم پا رہے تھے۔ حضرت ماسٹر فقیراللہ صاحبؓ آپکے ٹیوٹر تھے۔ جبکہ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) بھی آپؓ کو پڑھایا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان کے ساتھ بٹالہ گیا جہاں انہوں نے امتحان دینا تھا۔ اور ان کے امتحان کے لئے جانے سے قبل مَیں دو نفل پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے سلام پھیرتے ہی جلدی سے انہیں کہا کہ فلاں سوال نہیں آتا تو جلدی سے کرلو یہ امتحان میں آئے گا۔ چنانچہ وہ سوال امتحان میں آگیا۔ ان کے کامیاب ہونے پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک تھالی مٹھائی اور بیس روپے بھجوائے۔ ماسٹر صاحب نے روپے لینے کی بجائے یہ پسند کیا کہ محلّہ دارالفضل والی سات آٹھ کنال اراضی کے مالکانہ حقوق آپ کو منتقل کردئے جائیں جو آپ نے خرید کی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے ایسا ہی کر دیا۔

1906ء میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ مزید تعلیم کیلئے علی گڑھ کالج میں داخل ہوئے۔ یہاں ایک دفعہ نادانستہ طور پر آپؓ طلباء کی ایک سٹرائیک میں شامل ہو گئے جسے حضرت مسیح موعودؑ نے ناپسند فرمایا اور اخبار میں باقاعدہ اعلان شائع فرمایا۔ اس پر آپؓ نے حضورؑ کی خدمت میں معافی کا خط لکھا جو آپؓ کے والد نے آپؓ کو لکھوایا تھا۔ آپؓ نے لکھا: ''فدوی اپنے گزشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجاء کرتا ہے کہ اس خاکسار کی گزشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے''۔ جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ''ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ تم پرہیزگار اور سچے مسلمان کی طرح زندگی بسر کرو اور بری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بری صحبتوں کا انجام آخر برا ہی ہوا کرتا ہے''۔

مئی 1908ء میں جب حضرت اقدسؑ کا وصال ہوا تو آپؓ رائے ونڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک گاؤں اعظم آباد میں مقیم تھے جہاں آپؓ کے خسر میرزا اسلم بیگ مرحوم کی اراضی تھی۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے آپؓ کو بذریعہ تار اطلاع دی اور قادیان جانے کی ہدایت کی۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب مَیں غالباً مڈل کی جماعتوں میں تھا تو اس وقت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ نے مجھے تبلیغ کی۔ پھر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے بھی جو کہ اس وقت سکول میں تعلیم پا رہے تھے گاہے گاہے تبلیغ کی۔ شیخ یعقوب علی صاحبؓ بھی جب موقع ملتا مجھے تبلیغ کرتے تھے۔ اس زمانہ میں مجھے کئی خواب آئے۔ ایک یہ تھا کہ میں اور حضرت مسیح موعودؑ ایک تالاب کے کنارے پر بندوقیں لئے بیٹھے ہیں اور دوسری طرف مرزا نظام الدین صاحب اور دیگران تھے۔

میں نویں جماعت میں تھا جب میں نے بیعت کی۔ ایک دن شیخ یعقوب علی صاحبؓ مغرب کی نماز میں میرے ساتھ ہو لئے۔ میں اس سے پہلے بھی مسجد مبارک میں نماز ادا کیا کرتا تھا مگر اس نماز میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ بھی میرے آس پاس ہی تھے۔ یہ احباب مجھے عین حضرت مسیح موعودؑ کے پاس لے گئے اور آپؑ سے کہا کہ عزیز احمد حضور کی بیعت کرنا چاہتا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25اگست 2008ء میں مکرم یونس احمد خادم صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

مجھے کیا خوف دنیا سے مجھے کیا غم حوادث کا
میرے سر پہ ہے جب تک سائباں قائم خلافت کا
خدا کی خاص ہے نظرِ عنایت آج کل جس پہ
ہماری گردنوں میں ہے جوأ اس کی اطاعت کا
چُنا تجھ کو خدا نے باغبانِ گلشنِ احمد
کہ میرِ کارواں ہے تو مسیحا کی جماعت کا
نظامِ نو سے وابستہ ہے خادم امن دنیا کا
زمانہ ہے فقط محتاج اب تیری قیادت کا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12نومبر 2008ء میں مکرم نورالجمیل نجمی صاحب کا کلام شائع ہوا ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

تم تو منبع علم ہو مولیٰ ، دے دو کچھ خیرات
آنکھوں کے کشکول میں بھر دو وصل کے کچھ لمحات
یاس کی سوکھی ڈال کو بخشو آس کے پھول اور پات
ایک تمہی ہو محتاجوں کو پالنے والی ذات
دے دو کچھ خیرات۔ بن جانے دو بات

تم شافی ہو تم کافی ہو تم ہو چین قرار
تم ہو پیدا کرنے والے تم ہو پالن ہار
تم جو اذن کا نُور نہ بخشو سب سجدے بے کار
حرفِ کُن کا سُر بکھرا دو بدلیں کچھ حالات
دے دو کچھ خیرات۔ بن جانے دو بات

تیرے قرب کو پانے کی ہے ایک یہی تدبیر
سیدھی تجھ تک لے جاتی ہے سجدوں کی زنجیر
تیرا فیض بڑھا دیتا ہے ذرّوں کی توقیر
اپنے نور کی کرنیں بخشو دُور کرو آفات
دے دو کچھ خیرات۔ بن جانے دو بات

ہے۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ آیا حضرت اقدس نے مجھے کچھ کہا کہ نہیں۔ مگر انہوں نے میری بیعت لے لی۔ مجھے بہت مبارکیں دی گئیں۔

غالباً دوسرے ہی روز حضرت اقدسؑ نے اپنے گھر میں دعوت کی۔ اس دعوت میں حضرت خلیفہ ثانیؓ، میاں بشیر احمد صاحبؓ، میاں شریف احمد صاحبؓ، میر محمد اسحاق صاحبؓ اور دوسرے بچے شامل تھے۔ دو تخت پوش بچھے ہوئے تھے ان پر ایک چاندنی بچھی تھی ہم نے وہاں کھانا کھایا۔ حضرت اماں جانؓ کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس میں ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت ہی خوش نظر آ رہے تھے۔ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی کو کہا کہ ''محمود! یہ تمہارا بھتیجا ہے''۔

میرا بیعت کرنا تائی (یہ حضرت اقدسؑ کی بڑی بھاوج تھیں اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو انہوں نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ یہ ساری عمر حضرت اقدس کے خلاف رہیں مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئیں) کو ناگوار گزرا۔ انہوں نے میرے والد صاحب سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے جواباً فرمایا: ''تائی! خیر اے نمازاں تے پڑھے گا''۔

مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی شادی میں مجھے حضرت اقدس نے بطور باراتی بہ ہمراہ حضرت خلیفہ ثانی، میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسحاق صاحب وغیرھم بھیجا۔

علی گڑھ کالج میں 1907ء میں ایک سٹرائیک طلباء نے انگریز پروفیسروں کے خلاف کی تو میں اس میں شامل ہوگیا۔ اس بناء پر حضرت اقدس نے میرا اخراج جماعت سے کر دیا۔ میں تو خاموش رہا مگر قبلہ والد صاحب نے خود مجھے ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا اور لکھا کہ میں اس کی نقل کر کے اس پر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ارسال کر دوں میں نے ایسا ہی کیا اور میری معافی کا اعلان ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت کی اور حضورؓ سے ذاتی تعلقات پیدا کئے جن میں برابر اضافہ ہوتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی ہمیشہ آپ سے بہت شفقت اور مروّت سے پیش آتے۔ علی گڑھ میں تعلیم کے دوران آپؓ سے خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ جس میں راہنمائی نصیحت اور تعلیم و تربیت سب کچھ ہوتا تھا۔ ایک بار حضورؓ نے علی گڑھ میں تعلیم پانے والے احمدی طلباء کے نام خط میں تحریر فرمایا:

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 نومبر 2008ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دلنشیں ، دلپذیر ، دلآویز
اک حسیں دلربا خلافت کا
صدقے جایئے وجود پر اس کے
بار جس سے اٹھا خلافت کا
نیچا ہے ہر مقام دانائی
اونچا ہے مرتبہ خلافت کا
قدر جس نے بھی کی خلافت کی
فیض اس کو ملا خلافت کا

''میرے پیارو! جہاں تم ہو وہ بڑے بڑے دو امتحانوں کی جگہ ہے۔ وہاں بی اے، ایف اے کے ساتھ کیمبرج آکسفورڈ کی ہوا بھی چلتی ہے۔ اور ہم لوگ وادی غیر ذی زرع کی ہوا کے گرویدہ ہیں اور اس کے دلدادہ۔ ذرا ہمت سے کام لو کہ دونوں طرح پاس ہو جاؤ۔ فاز فوزاً عظیماً کا گروہ بنو۔ آمین یا ربّ العالمین''

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمدؓ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے مئی 1913ء میں M.A. کرلیا۔ آپ اپنی کلاس میں اوّل آئے۔ اس سلسلہ میں آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب ایم۔اے کا امتحان دیا۔ تو چونکہ House examination میں عموماً فیل ہوا کرتا تھا اس لئے اس امر کا وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میں اپنی کلاس میں اوّل بھی آ سکتا ہوں۔ لیکن ایک روز جبکہ امتحان بہت نزدیک تھا رات بارہ بجے جو میں سونے لگا تو میں نے خیال کیا کہ آج تہجد ہی کیوں نہ پڑھ لیں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا۔ نماز کے لئے کھڑا ہوا تو سجدہ میں یہ دعا کی کہ یا اللہ! مجھے امتحان میں فرسٹ کر دے، کُل پانچ ہی تو طالب علم ہیں، اُن میں سے اوّل نمبر پر پاس کرنا تجھے کیا مشکل ہے۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ نماز ہی میں میری ہنسی نکل گئی اور میں سو گیا۔ رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں تم یونیورسٹی بھر میں اوّل نمبر پر پاس ہو گے اور ساتھ ہی فرمایا کہ تہجد کی نماز سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں پھر ہنس پڑا۔ جب امتحان دے کر واپس قادیان پہنچا تو حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا: سناؤ میاں! کوئی خواب آئی ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور! یہ خواب آئی ہے۔ فرمایا: تم یقیناً یونیورسٹی بھر میں اوّل نمبر پر پاس ہو گے۔ میں نے کہا: حضور! یہی بات تو ناممکن نظر آتی ہے۔ فرمایا: تم میرے ساتھ شرط کرلو۔ میں نے عرض کی۔ حضور! شرط تو جائز نہیں۔ فرمایا ہم جائز کر لیں گے، اگر تم نے اوّل پوزیشن حاصل کر لی تو پچاس روپے میرے یتیم خانے میں دے دینا۔ بصورت دیگر پچاس روپے میں تم کو دیدوں گا۔ اُن دنوں امتحانوں کے نتائج تین چار روز کے بعد ہی نکل آیا کرتے تھے۔ یہ باتیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے مطب میں ہو رہی تھیں۔ جب باہر نکلا تو میاں شیخ محمد صاحب چٹھی رساں نے مجھے اونچی آواز میں مبارکباد دی اور کہا کہ میاں! آپ یونیورسٹی بھر میں اوّل نمبر پاس ہوئے ہیں۔

آپؓ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے یہ بات بھی بیان فرمائی تھی کہ میاں تہجد پڑھنے سے تمہارے بڑے بڑے کام ہوا کریں گے۔ آپ کے اس قول کو بھی میں نے اپنے زندگی میں آزمایا ہے۔ جب بھی میں نے تہجد میں کسی امر کیلئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ نے میرا وہ کام کر دیا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضرت مرزا صاحبؓ کو ایک دفعہ پیشاب کی تکلیف ہوئی تو آپ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؓ نے معائنہ کے بعد نیم برشت انڈہ تجویز فرمایا۔ اس پر آپؓ کہنے لگے: حضور! پیشاب میں انڈہ تو ضرر رساں ہے۔ حضورؓ فرمانے لگے: نہ تم حکیم نہ تمہارا باپ حکیم نہ تمہارا دادا حکیم۔ ہم نے تمہارے دادا کو حکیم سمجھ کر نہیں مانا تھا۔ البتہ تمہارا پڑدادا حکیم تھا۔ اور حضورؓ نے نسخہ والا کاغذ پھاڑ دیا۔

ایک دفعہ گھر میں کوئی بیمار ہوا تو رات کے وقت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں آپ کو بیمار دیکھنے کے لئے کہا۔ حضورؓ نے معائنہ کے بعد دوا تجویز کی۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رات بے وقت تکلیف دینے پر معذرت کرنے لگے تو حضورؓ نے وفور محبت سے اُن کے گلے میں باہیں ڈال کر فرمایا: میاں! تکلیف کیسی، ہم تو تمہارے غلام بلکہ تمہارے غلاموں کے بھی غلام ہیں۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی جنوری 1911ء میں مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ دختر مرزا اسلم بیگ صاحب لاہور سے ہوئی جو آپ کے پہلے بھی رشتہ دار تھے۔ آپؓ لاہور سے اپنی اہلیہ کو بیاہ کر قادیان لائے۔ سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے حضور حاضر ہو کر بیعت ہوئی۔ پھر دعوت ولیمہ بھی قادیان میں ہوئی۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اس خوشی میں مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ایک سو روپیہ دیا۔ اس اہلیہ سے تین بچے ہوئے: صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم)، مرزا سعید احمد صاحب (جو 1938ء میں دوران تعلیم لندن میں وفات پا گئے) اور مرزا مبارک احمد صاحب (وفات: 1942ء)۔

اہلیہ اوّل کی وفات کے بعد دوسری شادی محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم بنت حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ سے فروری 1930ء میں ہوئی۔ ان سے دو بیٹے (صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب) اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ اِس اہلیہ کی وفات 24 جون 1987ء کو ہوئی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپؓ کے دوسرے نکاح کا اعلان 20 رفروری 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کرتے ہوئے فرمایا: ''مرزا عزیز احمد صاحب ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں اور انہیں ایک فوقیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جب ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب کو سلسلہ کے متعلق اظہار خیال کا موقع نہ ملا تھا۔ اس وقت انہوں نے بیعت کی تھی۔ اگرچہ ان کی اس وقت کی بیعت میں اساتذہ کا بہت کچھ دخل تھا اور خود میرا بھی دخل تھا۔ میرے ذریعہ ہی ان کی بیعت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا اور مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی والدہ سے بہت محبت تھی جبکہ خاندان میں بہت مخالفت تھی اور آنا جانا بھی بند تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ عزیز احمد کی والدہ کئی بار آیا جایا کرتی ہیں اور روتی رہتی ہیں کہ لوگوں نے خاندان میں یہاں تک تفرقہ ڈال دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل بھی نہیں سکتے۔ ......''۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ نے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے بڑے بیٹے صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے نکاح کا اعلان 26 دسمبر 1955ء کو کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں چنانچہ اس کا یہ لڑکا M.A. میں پڑھ رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے۔

چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور انگریزی کے استاد کے خدمت کی توفیق ملی۔ 1972ء میں تعلیمی اداروں کی نیشنلائیزیشن کے بعد آپ کو صدر انجمن احمدیہ کی مختلف نظارتوں میں بطور ناظر اور اس وقت بطور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے دوسرے بیٹے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بھی وقف زندگی ہیں۔ M.A. کرنے کے بعد وقف زندگی کی اور متعدد اہم عہدوں پر خدمات کی سعادت پائی۔ اس وقت ناظر دیوان اور صدر بیوت الحمد سوسائٹی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وصال کے بعد 14 مارچ 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب عمل میں آیا اور موقعہ پر موجود افراد جماعت نے بیعت کر لی جن میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد خلافت کمیٹی کا اجلاس حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظر اعلیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

مکرم مبشر احمد صاحب آف کراچی شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27 فروری 2009ء میں مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب (بشیر آباد سندھ) کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے جنہیں منگھوپیر روڈ کراچی میں 20 فروری 2009ء کو مخالفین نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ مرحوم ایک فیکٹری میں ملازم تھے۔ وقوعہ کے روز رات تقریباً پونے دس بجے ڈیوٹی ختم کر کے موٹر سائیکل پر گھر کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں ایک دینی مدرسہ کے بالمقابل پہنچے تو مدرسے کی جانب سے آنے والے دو افراد نے فائرنگ کر دی۔ شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں وفات ہوگئی۔ مرحوم کو فیکٹری میں بھی کافی عرصہ سے مخالفت کا سامنا تھا۔ بائیکاٹ کے علاوہ دھمکیوں کا سلسلہ بھی کافی عرصہ سے جاری تھا۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر تقریباً 42 سال تھی۔ نظام وصیت میں شامل تھے۔ فعال جماعتی عہدیدار تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 نومبر 2008ء میں مکرم ابن کریم صاحب کا کلام شائع ہوا ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کیا جلوہ ہوا ظاہر جگ میں مہدی کے راج دلارے کا
آنکھیں بھی ہوئیں ٹھنڈی میری اور دل میرا مسرور ہوا
ہر دَور کی ہر اک ظلمت کو جو نُور ملا تو اس سے ملا
اس چاند اور سورج کے اندر اس ذات کا نُور ظہور ہوا
ہم جیسے خاک نشینوں کو اس نے ہے کیا کیا رفعت دی
ہم فرشی عرش نشین ہوئے اور مسکن کوہ طور ہوا
اک ہم ہی نہیں ہیں متوالے اک عالم اس کا عاشق ہے
ہر قریے میں ہر بستی میں یہ عشق مرا مشہور ہوا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
10th June 2011 – 16th June 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 10th June 2011

00:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:10	Insight
00:20	Qur'anic Archaeology: a discussion on Islamic culture and archaeology.
01:10	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th May 1997.
02:10	Historic Facts
02:55	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th June 1995.
04:00	Moshaairah: an evening of pre-recorded poetry.
04:55	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor, on 26th June 2010, during the Tabligh Seminar.
06:05	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Historic Facts
07:10	Children's class with Huzoor.
08:15	Siraiki Service
08:55	Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
10:30	Indonesian Service
12:00	Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
13:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
13:30	Dars-e-Hadith
13:50	Zinda Log: A documentary about the martyrs of Ahmadiyyat.
14:15	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Khuddamul Ahmadiyya Ijtema: an address deliverd by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 17th September 2006.
19:30	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiqahi Masail
20:35	Friday Sermon
22:00	Insight
22:20	Rah-e-Huda

Saturday 11th June 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	International Jama'at News
01:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 28th May 1997.
02:05	Fiqahi Masail
02:40	Friday Sermon: rec. on 10th June 2011.
03:50	Seerat Sahaba Rasool (saw): A series of Urdu discussion programmes about the companions of the Holy Prophet (saw).
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Yassarnal Qur'an
07:35	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 27th June 2010.
08:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 29th November 1997.
09:30	Friday Sermon [R]
10:45	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:55	Bengali Service
15:00	Children's class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Children's class [R]
19:30	Faith Matters: an English question and answer programme.
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 12th June 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 10th June 2011.
01:30	Tilawat
01:40	Dars-e-Hadith
02:05	Liqa Ma'al Arab: rec. on 29h May 1997.
03:15	Friday Sermon [R]
04:30	Yassarnal Qur'an
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith
06:25	Children's class with Huzoor.
07:35	Children's Corner
08:05	Faith Matters
09:05	Jalsa Salana United Kingdom: opening address delivered by Huzoor, on 30th July 2010.
10:10	Indonesian Service.
11:10	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon, recorded on 23rd March 2007.
12:00	Tilawat
12:15	Dars-e-Hadith
12:30	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:10	Children's class [R]
16:25	Faith Matters [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Children's class [R]
19:25	Real Talk
20:30	Children's Corner
21:00	Friday Sermon [R]
22:05	Jalsa Salana United Kingdom [R]
23:15	Ashab-e-Ahmad

Monday 13th June 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	International Jama'at News
01:55	Food for Thought: a discussion programme.
02:30	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th July 1997.
03:45	Friday Sermon: rec. on 10th June 2011.
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Seerat-un-Nabi (saw)
07:40	Children's class with Huzoor.
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th March 1998.
09:50	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 1st April 2011.
11:00	Jalsa Salana Speeches
11:50	Tilawat
12:05	International Jama'at News
12:35	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon: rec. on 1st April 2011.
15:20	Jalsa Salana Speeches [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th July 1997.
20:30	International Jama'at News
21:05	Children's class [R]
22:10	Jalsa Salana Speeches [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Tuesday 14th June 2011

00:05	MTA World News
00:25	Seerat-un-Nabi (saw)
00:50	Tilawat
01:00	Insight
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th July 1997.
02:35	Seerat-un-Nabi (saw)
03:00	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th March 1998.
04:10	Khilafat Day Seminar
04:55	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor, on 31st July 2010, from the ladies Jalsa Gah.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:35	Insight
07:20	Yassarnal Qur'an
07:55	Children's class with Huzoor.
08:55	Question and Answer Session: rec. on 14th December 1997.
10:05	Indonesian Service
11:10	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 30th July 2010.
12:10	Tilawat
12:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:50	Insight
13:10	Bangla Shomprochar
14:15	Lajna Imaillah Germany Ijtema: an address delivered by Huzoor, on 11th June 2006.
14:50	Yassarnal Qur'an
15:25	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth: an English talk-show on various matters relating to Islam.
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 10th June 2010.
20:35	Insight
21:00	Children's class [R]
22:15	Lajna Imaillah Germany Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 15th June 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:35	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 10th July 1997.
02:35	Learning Arabic: programme no. 8.
03:15	Food for Thought: an English discussion.
03:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th December 1997.
05:05	Lajna Imaillah Germany Ijtema: an address delivered by Huzoor, on 11th June 2006.
06:05	Tilawat
06:25	Dars-e-Hadith
06:45	Yassarnal Qur'an
07:05	Masih Hindustan Main
07:50	Children's class with Huzoor.
08:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 16th February 1997. Part 1.
09:50	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
12:05	Tilawat
12:20	Dars-e-Hadith
12:40	Zinda Log
13:15	Friday Sermon: rec. on 16th September 2005.
14:05	Bangla Shomprochar
15:25	Dua-e-Mustaja'ab
16:00	Fiq'ahi Masa'il
16:45	Dars-e-Hadith [R]
17:20	Australian Flora & Fauna
18:00	MTA World News
18:20	Khuddamul Ahmadiyya Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 17th September 2006.
19:05	Dua-e-Mustaja'ab [R]
19:25	Real Talk
20:30	Yassarnal Qur'an [R]
20:50	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:30	Children's class [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Thursday 16th June 2011

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:35	Dars-e- Hadith
00:45	Masih Hindustan Main: A discussion on the books of the Promised Messiah (as).
01:05	Liqa Ma'al Arab: recorded on 22nd July 1997.
02:30	Fiqahi Masail
03:00	MTA World News
03:20	Masih Hindustan Main [R]
04:10	Friday Sermon: rec. on 16th September 2005.
05:05	Jalsa Salana United Kingom: an address delivered by Huzoor, on 31st July 2010.
06:00	Tilawat
06:25	Children's class with Huzoor.
07:30	Yassarnal Qur'an
08:05	Faith Matters
09:10	Qur'anic Archaeology: a discussion on Islamic culture and archaeology.
10:00	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 10th June 2010.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th June 1995.
15:30	Moshaa'irah
16:25	Dars-e- Malfoozat
16:35	Yassarnal Qur'an [R]
16:55	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor on 1st August 2010..
19:25	Qur'anic Archaeology
20:05	Faith Matters [R]
21:05	Children's class [R]
22:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:15	Moshaairah [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 03 June, 2011 | Issue No. 22

تنزانیہ میں یوم مسیح موعودؑ کے حوالہ سے

امن کانفرنس کا انعقاد

وزیر مملکت، ممبر پارلیمنٹ، ڈپٹی کمشنر اور دیگر اہم سرکاری و مذہبی لیڈران کی شمولیت

پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا میں تفصیلی اشاعت ۔ مذہبی رہنماؤں کا کانفرنس کے انعقاد پر خراج تحسین

(رپورٹ: وسیم احمد خان ۔ مبلغ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ تنزانیہ کو 25/مارچ 2011ء کو امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

یہ پروگرام یوم مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے ہونے والے پروگراموں کی ایک کڑی تھی۔ یہ پروگرام دارالحکومت تنزانیہ کے ایک ہوٹل Peacock میں منعقد ہوا۔

پروگرام کے پہلے مرحلہ میں تمام سرکاری ومذہبی سربراہوں اور وفاقی نمائندوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ تنزانیہ میں پہلی مرتبہ ایسی کانفرنس منعقد ہوئی۔

تنزانیہ کے نائب صدر جناب ڈاکٹر بلال غریب کو پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر بلایا گیا لیکن اپنی بعض مصروفیات کی وجہ سے انہوں نے ایک وزیر مملکت کو اپنی نمائندگی میں بھجوادیا۔ ان کے علاوہ ممبر آف پارلیمنٹ اور دیگر سرکاری افسران اور سفارتی نمائندے شامل ہوئے۔ مذہبی تعلیم، طب اور انجینئرنگ کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب بھی شریک ہوئے جن میں دو مصری پروفیسر بھی شامل ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے افتتاحی تقریر کی جس میں امن کے قیام میں اسلام کا کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اس مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے موضوع پر خطبات وخطابات کا خلاصہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم شیخ بکر عبیدی کالوٹا صاحب مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا کہ آپ ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور بتایا کہ اگر ساری دنیا حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوجائے تو ساری دنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔

مولانا بکری عبیدی صاحب کے بعد رومن کیتھولک کے نمائندے مسٹر انتھونی ماکونڈے نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی مقدس کتاب کی روشنی میں امن کے حوالہ سے تعلیمات پیش کیں۔

بعدہٗ سکھ مذہب کے نمائندہ گیانی روندر سنگھ نے اپنی تقریر میں حضرت بابا گرونانک جی کی امن کے قیام کے حوالہ سے تعلیمات بیان کیں اور کہا کہ سکھ مذہب میں انسانیت سے محبت اور پیار کا درس دیا جاتا ہے۔

گیانی صاحب کی تقریر کے بعد ڈسٹرکٹ کمشنر Chiku A.S.Gallawa نے اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ اور کہا کہ میرے لئے یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ مَیں خود اس پروگرام میں شامل ہوں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے امن کے پیغام اور جماعت کی کاوشوں کو سراہا۔

اس کے بعد وزیر مملکت نے اپنی تقریر میں کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ تنزانیہ کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس پروگرام میں شرکت کا موقع فراہم کیا۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے اور اس ملک میں امن اور محبت کی اچھی مثال قائم کی ہے جیسا کہ آپ کا ماٹو ہے ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی علم اور طب کے میدان میں خدمات کی تعریف کی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا سے قبل مکرم وزیر صاحب موصوف اور دیگر معزز مہمانوں کو قرآن کریم اور دوسری کتب پر مشتمل تحائف پیش کئے۔

دعا کے بعد عشائیہ دیا گیا۔

اس پروگرام میں پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس پروگرام کو دونوں جگہوں پر زبردست کوریج ملی۔ ملک کے پانچ بڑے اخبارات جن میں دو انگریزی اور دو سواحیلی جبکہ تین ٹی وی چینل اور دو ریڈیوز پر خبر نشر کی گئی۔

تنزانیہ کے ایک سواحیلی اخبار "Nipashe" نے امن کانفرنس میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر مملکت کے اس بیان کا اعادہ کیا کہ گورنمنٹ تنزانیہ ہمیشہ کی طرح مذہبی آزادی کا اہتمام کرتی رہی ہے اور بغیر کسی تفریق کے تمام مذاہب کا خیال رکھے گی۔ جماعت کی طرف سے امن کانفرنس کے انعقاد کی تعریف کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اس کی پیروی کی تلقین کی۔ اور جماعت احمدیہ کی تعلیم اور طب کے میدان میں خدمات کی تعریف بھی کی اور انہیں مزید وسعت دینے کی درخواست کی۔

ایک اور سواحیلی اخبار "Tanzania Daima" نے 27/مارچ کو اپنی اشاعت میں جماعت کی طرف سے منعقد کی جانے والی امن کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ وزیر مملکت کے بیان کے مطابق مختلف مذاہب کے علماء ملک سے مسائل کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنے ماننے والوں کو امن ومحبت قائم کرنے کی تلقین کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جماعت احمدیہ کی ملک کی تعمیر وترقی کے لئے کی جانے والی خدمات کو جانتی ہے خاص طور پر طب کے میدان میں اور لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

اخبار نے امیر جماعت احمدیہ کے بیان کا حوالہ بھی دیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد دنیا میں امن کی تعلیم دینا تھا اور سب کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کا مشن تھا۔

تنزانیہ کے ایک معروف انگریزی اخبار "The Gaurdian" نے 28/مارچ 2011ء کی اشاعت میں لکھا کہ مذہبی رہنماؤں نے دنیا میں امن کے حوالہ سے بگڑتی ہوئی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر موجودہ صورتحال کا جائزہ نہ لیا گیا تو دنیا اس زمانے کی شکل اختیار کرلے گی جب ذاتی مفاد وعناد کے تحت حکومت کی جاتی تھی۔

اخبار نے مکرم امیر صاحب تنزانیہ کے خطاب کا حوالہ بھی دیا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کرکے کبھی بھی حقیقی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اچھا اور انصاف کا سلوک ہی آپس میں پیار اور برابری کو تقویت دے سکتا ہے۔

تنزانیہ کے تین بڑے ٹی وی چینلز نے اس پروگرام کی خبر نشر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے ان اقدامات کی تعریف کی جو امن کے قیام کے لئے جماعت کررہی ہے۔

بکسٹال

اس موقع پر ایک بکسٹال بھی لگایا گیا جس میں جماعتی لٹریچر خاص طور پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔ تمام آنے والوں نے اس نمائش سے استفادہ کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

اس پروگرام میں کل 100 افراد نے شرکت کی جن میں 55 مہمان اور باقی جماعتی عہدیداران تھے۔ شامل ہونے والے معزز مہمانوں کا تعلق تنزانیہ، بھارت، پاکستان، مصر اور سری لنکا سے تھا۔

قارئین سے اس پروگرام کے نیک ثمرات کے عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اٹلی میں سالانہ تربیتی کلاس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رانا نصیر احمد ۔ اٹلی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اٹلی کو مورخہ 23 اور 24/اپریل کو اپنی سالانہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کلاس کا دو دنوں کا پروگرام خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے نہایت شاندار طریق سے اور کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ الحمدللہ۔

جماعت احمدیہ اٹلی کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی کو اٹلی بھیجا تا کہ وہ کلاس کے پروگراموں کی نگرانی اور راہنمائی کریں۔

کلاس کے پروگرام کو دو حصوں میں یوں تقسیم کیا گیا تھا۔ مورخہ 23/اپریل کو نو مبائعین جن میں زیادہ تر عرب دوست شامل ہیں ان کی خصوصی کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں عرب دوستوں کے علاوہ دوسرے دوست بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ دوستوں کو نظام جماعت، اس کی اہمیت وبرکات اور چندہ جات کے بارہ میں تفصیل سے بتایا گیا۔ پھر عام سوال وجواب اور بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔

کلاس صبح گیارہ بجے سے شروع ہوکر نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد رات گئے تک جاری رہی۔

دوسرے دن یعنی 24/اپریل کو صبح فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔

اس روز جماعت احمدیہ اٹلی کے تمام احباب کے لئے تربیتی کلاس کا انتظام تھا۔ کچھ دُور کی جماعتوں سے دوست 23/اپریل کو ہی آگئے تھے۔ اور 24/اپریل کو پھر صبح صبح ہی احباب کی آمد شروع ہوگئی اور رونق بڑھتی چلی گئی۔ اور کل تعداد 246 تک پہنچ گئی۔ الحمدللہ۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز ساڑھے دس بجے تلاوت ونظم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم ملک عبدالفاطر صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے اپنی افتتاحی تقریر میں دوسری مفید باتوں کے ساتھ ساتھ تربیتی کلاسز کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی تقریب اور دعا کے بعد کلاس کے دوسرے پروگرام شروع ہوئے جن میں وضو کرنے کا طریقہ، سنن وضو، فرائض وضو۔ نماز کی دہرائی اور نماز پڑھنے کا طریقہ باقاعدہ عملی طور پر بتایا اور سمجھایا گیا جس میں مربی صاحب کی راہنمائی ساتھ ساتھ رہی اور ساتھ ساتھ دوستوں کے سوال وجواب بھی۔ اسی طرح میت کو غسل دینا اور نماز جنازہ کے متعلق وضاحت سے بتایا گیا۔ پھر رمضان المبارک کی اہمیت، روزہ کی شرائط، کن امور سے روزہ ٹوٹتا اور کن سے نہیں ٹوٹتا اور روزہ دار کا مقام اور روزہ نہ رکھنے والے کے متعلق قرآن کریم کے ارشادات، ان تمام امور پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ مکرم مربی صاحب یوں تو سارا دن ہی سارے پروگرام میں رہنمائی فرماتے رہے مگر اختتامی خطاب میں انہوں نے خصوصاً والدین اور اولاد کے تعلق باہمی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ایک جامع خطاب فرمایا۔

اختتامی دعا سے پہلے ایک بار پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں احباب جماعت نے بہت دلچسپی لی جس کی وجہ سے کلاس اپنے مقررہ وقت کے کافی دیر بعد ختم ہوئی۔

کلاس میں لجنہ نے بھی بھرپور شرکت کی۔ کچھ پروگرام مردوں کی طرف سے آڈیو اور وڈیو کے ذریعے لجنہ ہال تک پہنچائے گئے اور کچھ پروگراموں کا لجنہ نے خود انتظام کیا ہوا تھا جن میں وضو اور نماز کا طریق، نماز جمعہ اور نماز عید کا طریق، غسل میت اور نماز جنازہ کے طریق پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ دوسرے سیشن میں لجنہ کی ممبرات کو لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل کے حوالہ سے ان کے فرائض کے بارہ میں بتایا گیا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا ہمیں اور زیادہ ہمت اور شوق سے دین کو سیکھنے اور سکھانے والا بنائے۔ آمین